ایڈمن
محمد طلحه نذیر
تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

تربیت النّساء

یعنی خواتین کی حضرت حکیم الامت تھانویؒ
سے اصلاحی خط و کتابت

@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi

نام مضامین	صفحہ نمبر
عورتوں کولکھنا سکھانے میں افراط وتفریط	422
فصل: زنانہ سکول اور مدارس سے متعلق	
حضرت تھانوی کی رائے	423
زنانہ اسکول میں تعلیم کا ضرر	423
یہ میری رائے ہے فتویٰ نہیں ہے	424
زنانہ سکول میں مفسدہ کی وجہ اور اصل بنیاد	425
زنانہ اسکول قائم کرنے کی شرائط اور بہتر شکل حضرت تھانوی کے قائم کردہ زنانہ اسکول کی صورت	425
لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم کے طریقے	426
شادی شدہ عورتوں کی تعلیم کے طریقے	426
ان پڑھ جاہل عورتوں کی تعلیم کا طریقہ	427
اگر گھر والے سننے کو تیار نہیں	427
لڑکیوں کو مرد کی تعلیم دینے کی صورت میں ضروری ہدایت	427
لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم کے طریقے اور ضروری ہدایت	428
عورتیں بھی مصنف بن سکتی ہیں	429
عورتوں کو اپنا نام و پتہ کسی مضمون یا کسی رسالہ میں نہیں ظاہر کرنا چاہیے	429
تربیت النساء	430
غیر متبع پیر سے بیعت جائز نہیں	431
حالت نابالغی کی بیعت معتبر نہیں	431
بدعتی پیر سے عقیدت مذموم ہے	431
بیعت کی اصل غرض تعلیم ہے	432
بہشتی زیور کے بعد تسہیل المواعظ کے مطالعہ کی تاکید	432
بیعت میں تعجیل مناسب نہیں	432
قبول ہدیہ کی شرط	432
عدم قبول ہدیہ کی صورت میں نرمی سے عذر	434
شوہر کے ہمراہ تھانہ بھون میں قیام کی اجازت	434
حاضری خانقاہ کے لیے ضروری شرط	435
پیر سے دعا طلبی مستحسن ہے	435
شوہر مرحوم پر صبر اختیاری ہونا چاہیے	436
بلا اختیار آواز نکلنا خلاف صبر نہیں	436
شوق عقلی مقصود ہے	437
طبعی خوف ضعف ایمان کی علامت نہیں	437
طبعی حجاب کبر نہیں	437
بے نمازی سے افضل خیال آنے کا علاج	438
بے نمازی سے افضل خیال آنے کا وسوسہ گناہ نہیں	439
رنج طبعی اور تکبر میں فرق	439
ایک رئیسہ کے تکبر کا علاج	439
متکبرانہ الفاظ سے بچنے کی تاکید	440
بڑے پائنچہ کا پاجامہ پہننا جائز ہے	441
زینت کے درجات میں اعتدال محمود ہے	441

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

نام مضامین	صفحہ نمبر
عزت نفس کے لیے صاف کپڑے پہننے کا اذن	442
حقوق وحظوظ نفس میں اعتدال	442
شیخی کا علاج	443
غیبت کا علاج	444
نقل بلا استثناء غیبت میں شامل ہے	444
بلاضرورت گفتگو کا علاج	445
خط میں فضول باتیں وقت کا ضیاع ہے	445
فضول لغویات سے بچنے کی تاکید	446
گواہوں کی موجودگی میں اظہار قبولیت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے	447
ریا قصد پر موقوف ہے	447
عورتوں میں معزز بننے کے قصد کا علاج	448
غصہ کا علاج	448
غصہ ضبط کرنے کی تدبیر	448
جوش غصہ میں سزا نہ دی جائے	449
بچوں کو بیل وغیرہ کہنے کا حکم	449
غصہ کا ایک اور آسان علاج	449
جوش غصہ اور اس کا علاج	450
سزا کے بارے میں چند ہدایات	451
غصہ کے مرض سے بچنے کی تدابیر	451
دنیا کی محبت اور اس کا علاج	452
زائد آئی ہوئی رقم کی واپسی کی صورت	452
جہیز میں آیا ہوا ناجائز سامان واپس کرنا ضروری ہے	453
جہیز کے ناجائز پلنگ کے مستحقین	454
ایک صالحہ خاتون کی اپنے زیور سے متعلق وصیت	455
فضول خرچی کا علاج	456
دل کی تنگی کا علاج	456
پیشہ ور بھکاریوں کو نرمی سے جواب دینے کا حکم	456
معذور نہ ہونے کی صورت میں بھیک نہ دینے کا حکم	457
خودرائی کا علاج	457
ناعاقبت اندیشی کا علاج	459
بے رحمی کا علاج	459
نماز قضاء ہو جانے پر جرمانہ	460
نماز تہجد کے لیے بیداری کا طریق	460
چھوٹے بچے کے رونے کے سبب ناغہ تہجد	461
بیماری کی وجہ سے کمی معمولات مضر نہیں	461
بیماری میں ناغہ کا کچھ حرج نہیں	462
عذر میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت	463
نماز میں عورت اپنے شوہر یا والد کے ساتھ کس طرح کھڑی ہو؟	464
نماز عشاء سے پہلے وظیفہ پڑھنا	464
زمانہ حیض میں تلاوت قلبی کی اجازت	464

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

نام مضامین	صفحہ نمبر
ایام حیض میں نجاست کے تسلسل کے وقت کچھ پڑھنا خلاف ادب ہے	465
عورت ذکر بلا ضرب و بلا جہر کرے	465
دستور العمل برائے نسوان	466
ذکر بارہ تسبیح میں شرط	466
ذکر جہر میں آواز کتنی بلند ہو؟	467
غفلت کی ایک قسم	467
ذکر کی حسرت	467
ذکر کا اثر	467
حالت ضعف میں ذکر	468
نماز میں دل لگنے کا طریقہ	468
وساوس کا علاج	468
دل لگانا ضروری ہے	468
نماز میں لذت آنا اختیاری شے نہیں	469
نفس کی موافقت و مخالفت	469
مجاہدہ	470
شوہر کی ناراضگی ختم کرنے کی سہل تدبیر	470
لاپراوہ شوہر کو مطیع کرنے کی تدبیر	470
پردہ کی تاکید	471
سامان قدرت نہ ہونے کی صورت میں پردہ معاف ہے	472
لاپرواہ شوہر کی ناراضگی معصیت نہیں	472
ضعیفہ معذور کو روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے	473
جس عورت کا محرم حج میں ساتھ نہ ہو	473
کسی با محرم عورت کے ساتھ اس کا سفر	
عمر رسیدہ عورت کو بھی سفر حج	474
محرم کے ساتھ کرنے کا حکم	474
جنت میں جانے کے خواب کی تعبیر	474
کھلی بشارت	475
اولاد کو دین کے لیے وقف کرنے کی نیت	476
بچی کے انتقال پر بشارت	476
خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی تمنا	177
ڈراؤنے خواب سے بچے کا علاج	478
دو مبارک خواب	479
گم شدہ مال واپس آنے کا عمل	480
آسیب کا علاج	480
اختتام	480

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ
@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi

@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi

تالیفات حکیم الامت تھانوی

غیر متبع پیر سے بیعت جائز نہیں

عرض: میری ہمشیرہ ایک بدعت کے نکاح میں ہے۔ مگر ان کے عقائد بفضلہ تعالیٰ بہت اچھے ہیں۔ مگر ان کا شوہر ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بدعت پیر سے بیعت کریں۔ میرے بہنوئی خود بھی مجاور و پیر زادقوم کے ہیں اور یہ پیر بھی عرس کرتے ہیں اور یہ میرے بہنوئی ان کے کشف کے متعلق بہت کچھ کرامات بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ ان سے کہو کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو تو بیعت کرلیں گے۔ سو انہوں نے وعدہ کرلیا ہے کہ دکھا دیں گے۔ اگر وہ دکھا دیں تو کیا ان کی بیعت کرلینا جائز ہے۔ کیا کوئی خلاف شرع شخص اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دے تو اس سے بیعت جائز ہے یا اس کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔

ارشاد: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دینا اگر شبہ تخیل سے قطع نظر کرلی جائے کوئی مقبولیت کی دلیل نہیں وہ ایک قسم کا تصرف ہے۔ جب تک اصل معیار یعنی اتباع شریعت و برکت صحبت نہ دیکھا جائے۔ اس وقت تک بیعت جائز نہیں۔ (تربیۃ السالک ج ا ص ۱۴۱)

حالت نابالغی کی بیعت معتبر نہیں

عرض: حضرت اقدس میں سوادس سال کی ہوں۔ نماز پڑھتی ہوں قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ پڑھتی ہوں معمولی سا لکھ بھی لیتی ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دین کا شوق دیا ہے حضرت والا سے بیعت ہونے کو میرا بہت دل چاہتا ہے۔

ارشاد: حالت نابالغی کی بیعت معتبر نہیں۔

بدعتی پیر سے عقیدت مذموم ہے

ایک بی بی نے حضرت حکیم الامت سے رجوع کیا' پہلے وہ کسی بدعتی پیر سے بیعت تھیں۔ حضرت نے ان کو لکھا کہ "پہلے پیر سے اب عقیدت ہے یا نہیں" انہوں نے لکھا کہ محبت تو ہے مگر عقیدت نہیں۔ اس پر فرمایا اگر محبت ہو عقیدت نہ ہو تو کیا حرج ہے۔ تیتر یا بیڑ پال لیتے ہیں ان سے محبت ہوتی ہے عقیدت تو نہیں ہوتی اگر بدعتی سے ایسا ہو تو کیا حرج ہے۔ بیچاری نے سچی بات لکھ دی ہے کہ محبت تو ہے لیکن عقیدت نہیں۔ (حسن العزیز ج ۳ ص ۳۰۴)

بیعت کی اصل غرض تعلیم ہے

عرض: بندہ کی بیوی کو بہت شوق ہو رہا ہے کہ آپ سے بیعت ہو۔

ارشاد: بیعت سے پہلے مناسب ہے کہ مجھ سے بذریعہ خط تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ جب کام میں لگا دیکھوں گا پھر غالباً انکار نہ کروں گا اور ویسے تو صرف بیعت ہی کرنا ہے۔ (ریاض الفوائد ص ۴)

بہشتی زیور کے بعد تسہیل المواعظ کا مطالعہ کی تاکید

عرض: برخورداری کا دسواں حصہ بہشتی زیور ختم ہو گیا ہے جو ارشاد عالی ہو کیا جائے۔ جس کتاب کے لیے تجویز ہو ارشاد فرمایا جائے۔

ارشاد: بہشتی زیور کا ختم مبارک ہو اب مناسب ہے کہ میرے وعظوں میں سلسلہ تسہیل المواعظ کے وعظ پڑھا دیئے جائیں اور آئندہ کے لیے مجھ سے پھر رائے لی جائے۔ (ریاض الفوائد ص ۶۸)

بیعت میں تعجیل مناسب نہیں

عرض: وہ مجھ کو بہت مانتی ہے۔ چونکہ دیندار تمیز دار لکھی پڑھی عقل مند بھی ہے اس لیے کلفت زیادہ نہیں ہے ورنہ خدا جانے کیا ہوتا بہشتی زیور تبلیغ دین کل دیکھ چکی اور اس پر حتی الوسع عامل بھی ہے۔

نمبرا الحمد اللہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے تسہیل المواعظ کی مکمل دو جلدیں شائع

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

کردی ہیں۔

ارشاد: بندہ خدا ایسی نعمت ہے جس کو حدیث میں خیر المتاع فرمایا گیا ہے گھبراتے ہو۔

عرض: اب کون کون سی کتاب اس کو دی جائے۔

ارشاد: میرے مواعظ جتنے ہوسکیں دکھلائے جائیں۔

عرض: تلاوت نماز وغیرہ کی پابندی ہے میں نے کہا تھا کہ مولانا مدظلہ سے مرید ہو جاؤ گی؟ کہا کہ ابھی ذرا اور اپنی حالت درست کرلوں تب اس کے متعلق فیصلہ کروں گی۔ اب کیا کروں۔

ارشاد: اس کی رائے صحیح ہے۔ قبول کرلیں۔ (تربیت السالک ج ۲ ص ۶۵۸)

عرض: حضرت مدت سے دل چاہتا ہے کہ حضور میں کچھ ہدیہ پیش کروں مگر ڈرتی تھی کہ حضرت عذر نہ فرمادیں۔ ان دنوں تقاضہ بہت ہے۔ میں نے اپنے جہیز کی کڑاہی ڈیڑھ روپے کو بیچی ہے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ حضرت کا دل خوش ہو اور کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر حضرت اقدس مناسب خیال فرمائیں تو اجازت فرمادیں تاکہ میں ڈیڑھ روپیہ اپنے شوہر کے ہاتھ حضرت اقدس کو بھیج دوں۔

ارشاد: خوشی سے لے لوں گا۔ تمہارے خلوص پر قلب شہادت دیتا ہے۔ ہدیہ میں اصل انتظار اسی کا ہوتا ہے سب قواعد اس انتظار کی تحقیق کے لیے ہیں۔ (مکتوبات ملفوظات اشرفیہ)

عرض: مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت بڑی پیرانی صاحبہ کے بھتیجے کا نکاح ہے دل چاہتا ہے کہ حضرت پیرانی صاحبہ کو کچھ ہدیہ دوں تاکہ اپنے بھتیجے کو کوئی چیز رومال وغیرہ لے دیں۔

ارشاد: میری طرف سے ممانعت نہیں لیکن انہوں نے دینی تعلق سے کسی سے نہیں لیا۔ اس لیے میں دخل نہیں دیتا۔ اگر تمہارا دل چاہے تو خود ان کے نام خط بھیج کر پوچھ لو۔ میں ہر طرح راضی ہوں۔

اس کے بعد موصوفہ نے حضرت بڑی پیرانی کی خدمت میں ہدیہ بھیجنے کی اجازت کا خط

تالیفات حکیم الامت تھانوی

لکھا جواب حضرت پیرانی صاحبہ۔

بٹی! ایسے موقع پر میں لیا نہیں کرتی دیا کرتی ہوں۔(ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۱۶)

نرمی سے عذر کیا جائے تو دل شکنی نہ ہوگی

عرض: حضرت عالی! میں لڑکیوں کو قرآن پڑھاتی ہوں اور نماز روزہ وغیرہ بتلاتی ہوں۔ اور خود بھی بہشتی زیور پڑھتی و دیگر مواعظ حضرت اقدس شوہر سے سنتی رہتی ہوں میرے شوہر نے پڑھنے والی لڑکیوں اور عورتوں سے ہدیہ لینے سے منع کر رکھا ہے۔ امسال عید الفطر کے دن دو لڑکیوں نے ہدیہ کچھ کپڑے اور سویاں وغیرہ مجھے بھیجیں مگر میں نے واپس کر دیا۔ بحمد اللہ گھر میں گزارہ اچھا ہو رہا ہے کسی کے دست نگر نہیں۔ مگر بعدہ خیال آتا ہے۔ کہ یہ تکبر اور فخر یا ناشکری نعمت حق تعالیٰ نہ ہو۔ اور شاید کہ ان لڑکیوں کے والدین کا دل بھی برا ہوا ہو۔ مگر میں نے شوہر کے کہنے اور نیز اس خیال سے کہ شاید ان کی پیروی میں دوسری لڑکیاں اپنے والدین کو ہدیہ کے لیے تنگ کریں۔ میں نے روک دیا۔ حضرت والا! ارشاد فرمایں کہ یہ ان کی دل شکنی اور معصیت تو نہیں اور آئندہ کیا عمل ایسے موقعہ پر اختیار کیا جائے۔

ارشاد: بہتر تو یہی ہے کہ نہ لیا جائے۔ مگر نرمی سے سب مصلحتیں سمجھا دی جائیں پھر دل شکنی نہ ہوگی۔

شوہر کے ہمراہ خانقاہ تھانہ بھون میں قیام کی اجازت

عرض: ایک صاحب کا خط آیا وہ اصلاح کے سلسلہ میں یہاں آنا چاہتے ہیں انہوں نے دریافت کیا کہ میری بی بی بھی جو کہ پہلے سے بیعت ہیں' آنا چاہتی ہیں مگر ان کے آنے سے میری یکسوئی جاتی رہے گی نیز وہ بچوں کے ساتھ بے جا سختی کرتی ہیں جس سے مجھ کو اذیت ہوگی اس کے متعلق مشورہ لیا تھا اس کے متعلق حسب ذیل جواب دیا گیا۔

ارشاد: ان میں ہزار کھوٹ سہی مگر جب وہ بلا ترغیب خود طلب کریں ان کی اعانت خود طاعت

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ونافع باطن ہے گوان کوساتھ لانے سے ایک درجہ میں تشویش بھی ہومگر تشویش نفع باطن کے منافی نہیں۔ البتہ وہ نفع عاجلاً محسوس نہیں ہوتا۔ مگر بصیرت کے بعد خود محسوس ہوگا۔ کہ نفس میں کون سا ملکہ محمودہ پیدا ہو گیا۔ (تربیت السالک ج ۳ ص ۳۱۷)

حاضری خانقاہ کے لیے ضروری شرط

عرض: ایک خادمہ مسمات .... نے نہایت آرزو واشتیاق کے ساتھ حاضری کی اجازت چاہی اور کوئی نیا نام رکھنے کی درخواست کی کیونکہ پہلا نام اور پہلا کام اچھا تھا توبہ کر کے نام بدلنے کی بھی درخواست کی تھی۔ جواب یہ تحریر فرمایا۔

ارشاد: "اگر کبھی شوہر تمہارے اپنی خوشی سے ہمراہ لے آئیں بشرطیکہ قرض نہ کرنا پڑے اور کوئی حرج بھی کسی قسم کا نہ ہواور تم ان پر تقاضا کر کے تنگ بھی نہ کرو اور پردہ میں اور نماز میں بھی سفر میں خلل نہ پڑے تو اجازت ہے اور اپنا نام امتہ اللہ رکھو یعنی اللہ کی بندی جیسے عبداللہ (نام شوہر مسماۃ) کے معنی ہیں اللہ کا بندہ" (مکتوبات حسن العزیز ج ۱ ص ۱۰)

عرض: بعض مستورات پردہ نشین نے درخواست حاضری کی بغرض حصول قدم بوسی کی۔

ارشاد: جب آؤ تو ایک ہفتہ پہلے میرے قیام وطن کی تحقیق کر لینا۔ جب یہاں سے جواب جا چکے تب آنا۔ مگر آنے کی یہ شرطیں ہیں سفر میں کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے۔ کوئی مرد محرم ساتھ ہوگا۔ جانور کے لیے یا تو خشک ہو یا گھاس دانہ کا انتظام اپنے پاس ہے۔ کیا جائے۔ خاوند والی عورت اپنے شوہر کی اجازت لے کر آئے۔ جتنی عورتیں آئیں سب کے محرم الگ الگ ہوں۔ (ریاض الفوائد ص ۲۰)

پیر سے دعا طلبی مستحسن ہے

عرض: خادمہ اپنی اصلاح ظاہر و باطن و فلاح دارین حسن خاتمہ اور شوہر صاحب کی اصلاح و فلاح و صحت چشم و عشق و محبت رب العالمین۔ فہم سلیم، توفیق عمل صالح، حج مبرور دار وسیع مبارک وسعت رزق، حلال، مقبولین میں داخلی اور آپ کی قدم بوسی مع الفیوض و برکات نصیب ہونے کے لیے عاجزی سے دعا کرتی ہوں۔ والسلام مع الاکرام۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: باستثنائے دعائے خیر سب مقاصد کے لیے دعا کرتا ہوں ۔اخیر محتمل خیر وشر دونوں کو ہے۔اس لیے یہ دعا خلاف ادب ہے۔(النور ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ)(تربیت السالک ج ۳ص ۳۵)

شوہر مرحوم پر صبر اختیاری ہونا چاہیے

عرض: شوہر مرحوم کے غم کی وجہ سے باوجود ڈیڑھ سال گذر جانے کے اس قدر تڑپ ہے کہ ہر چند قلب کو راجع الی اللہ کرتی ہوں لیکن یکسوئی پیدا نہیں ہوتی ۔میری قلبی خواہش یہ ہے کہ بقیہ زندگی حقیقی صبر و رضا کے ساتھ محبوب حقیقی رب العزت کی یاد میں دلجمعی سے عبادت میں گذار دوں۔

ارشاد: برخورداری سکون مطلوب نہیں عمل مطلوب ہے۔ظاہری بھی باطنی بھی ظاہری تو جانتی ہو باطنی ہر وقت کے واسطے وہ عمل جو اختیار میں ہو وہی مطلوب ہوگا دلجمعی اختیار میں نہیں وہ مطلوب نہیں ہوگا۔(تربیتالسالک ج ۳ص ۵۴۰)

بلا اختیار آواز نکلنا خلاف صبر نہیں

عرض: حضرت اقدس میرے ابا جان کا اچانک انتقال ہوگیا۔صدمہ کی شدت کی وجہ سے میرے ہوش ٹھکانے نہ رہے۔میں آواز سے روئی' نماز میں کچھ دیر ہوگئی اونچی آواز سے روئی عجیب بے صبری تھی بعد میں اپنی حرکت پر ندامت ہوئی۔حضرت والا دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دیں۔

ارشاد: اللہ تعالیٰ صبر دے۔لیکن بلا اختیار آواز نکل جانا خلاف صبر نہیں۔

عرض: حضرت والا میرے والد صاحب کے لیے مغفرت کی دعا فرمادیں۔

ارشاد: اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ۔

عرض: حضرت اقدس میں اور شوہر اپنے گھر میں بہت خوش رہتے ہیں۔شاید ہی کبھی غمی آئے۔ حضرت اقدس ارشاد فرمادیں کہ زیادہ خوش رہنا مرض تو نہیں؟

ارشاد: نہیں بلکہ شکر ہے مگر اس شرط سے کہ اپنے کو اس نعمت کا مستحق نہ سمجھیں۔(مکتوبات

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

وملفوظات اشرفیہ ص۱۵۹)

شوق عقلی مقصود ہے

عرض: حضرت اقدس مجھے دین کا شوق بہت کم ہے۔ عورتوں کا دل تو بہت نرم ہوتا ہے مگر مجھے رونا بھی نہیں آتا۔ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں جاہل ہوں۔ جائز تو دیکھ لیتی ہوں مگر جوش اور زیادہ شوق نہیں ہے۔ حضرت اقدس مجھے دین کا شوق کس طرح زیادہ ہوگا۔

ارشاد: شوق عقلی مقصود ہے شوق طبعی مقصود ہی نہیں۔ جوش تو بعض اوقات صحت کو یا عمل کو مضر ہوجاتا ہے۔ خاص کر عورتوں میں بوجہ ضعیف قلب کے بس یہ دعا کیا کرو کہ اتنا شوق عطا ہوجائے جس سے عمل دین ہوتا رہے۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ۱۶۵)

طبعی خوف ضعف ایمان کی علامت نہیں

عرض: حضرت اقدس میری حالت بڑی ردی ہے۔ اندھیرے کمرے یا کوٹھری میں جانے سے بھی بہت ڈر لگتا ہے۔ شوہر گھر میں نہ ہوں تو اکیلی رہنے میں سخت ڈر لگتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر پر پورا ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں۔ حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ یہ دونوں باتیں کس طرح حاصل ہوں؟

ارشاد: تعجب ہے ایسی موٹی بات میں غلطی .... کیا طبعی خوف دلیل ہے تقدیر پر ایمان ضعیف ہونے کی؟ اپنے شوہر سے سمجھ لینا۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۱۶۵)

طبعی حجاب کبر نہیں

عرض: والدین کے گھر میں کوڑا اور مویشیوں کا گوبر تک سر پر اٹھایا لیکن شادی کے بعد ایسا کرنے کو دل مکروہ جانتا ہے۔ اگر یہ مرض ہو تو علاج ارشاد فرمایئے۔

ارشاد: اس کا منشا طبعی کراہت ہے یا اعتقادی بڑائی۔

عرض: میں اپنے آپ کو بہت نالائق سمجھتی ہوں۔ اپنے بچوں کا پاخانہ گھر میں اٹھاتی ہوں، کپڑوں پر سے پیشاب وغیرہ دھوتی ہوں۔ لیکن یہ باتیں صرف گھر کے اندر کی ہیں

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

باہران کاموں کے کرنے میں شرم آتی ہے۔ کہ واقف عورتیں ذلیل اور برا جانیں گی اور جو عزت اب کرتی ہیں نہ کریں گی اس سے شبہ بڑائی کا ہوتا ہے؟

ارشاد: یہ تو طبعی حجاب ہے کبر نہیں۔

بے نمازی سے افضل ہونے کے خیال آنے کا علاج

عرض: خادمہ والدین کے گھر گئی۔ اکثر مردوں اور عورتوں کو بے نماز پایا۔ میں با قاعدہ نماز پڑھتی تھی۔ تہجد بھی پڑھتی تھی۔ بہت دفعہ خیال آتا تھا کہ میں ان بے نماز مرد عورتوں سے اچھی ہوں۔ یہ فضول وقت ضائع کرتے ہیں میں عبادت کر لیتی ہوں۔ حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ ناچیز کیا کرے۔ کہ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنے کا عیب دور ہو۔

ارشاد: اس میں تو انسان مجبور ہے۔ کہ اپنے نمازی ہونے کا اور ان کے بے نمازی ہونے کا خیال آئے۔ لیکن اس میں مجبور نہیں بلکہ اختیاری بات ہے اور اس اختیار سے کام لینا چاہیے اور یوں سوچے کہ گو میں نمازی ہوں اور یہ بے نماز ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر نمازی ہر بے نمازی سے اچھا ہوا کرے۔ ممکن ہے کہ بے نمازی کے پاس کوئی ایسا عمل نیک ہو اور نمازی کے پاس کوئی ایسا عمل بد ہو جس سے مجموعی طور پر وہ بے نمازی اس نمازی سے افضل ہو۔ دوسرے ممکن ہے۔ کہ انجام میں یہ نمازی بے نماز ہو جائے اور بے نمازی نمازی ہو جائے۔ پھر حال حالاً بھی اس بے نماز کے افضل عند اللہ ہونے کا احتمال ہے اور مالاً بھی۔ پھر حق کیا ہے کہ اپنے کو افضل سمجھنے کا؟ البتہ نماز ایک نعمت ہے جو حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھ کو عطا فرمائی ہے اور بے نماز ہونا ایک مرض ہے جس میں یہ بے نمازی مبتلا ہے۔ تو جس طرح صحت والے کو شکر ادا کرنا واجب ہے اور مریض کو حقیر سمجھنا جائز نہیں بلکہ رحم کرے اور اس کے لیے صحت کی دعاء کرے اسی طرح مجھ کو بھی چاہیے گو وہ مریض اپنی بے احتیاطی سے مریض بنا ہو مگر خود مرض کی حالت قابل ترحم کے ہے۔ اس طرح بار بار خیال کرنے سے یہ مرض جاتا رہے گا۔
(مکتوبات و ملفوظات اشرفیہ ص ۵۲، ۵۳)

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

وسوسہ گناہ نہیں

عرض: حضرت اقدس بہت سی عورتیں ہمارے گھر کے نزدیک نماز نہیں پڑھتیں۔ لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں ان کو دیکھ کر دل میں خیال آ جاتا ہے کہ میں ان سے اچھی ہوں۔ اس خیال کو برا تو سمجھتی ہوں مگر خیال آ جاتا ہے۔

ارشاد: بلا اختیار خیال آ جانا گناہ نہیں۔

رنج طبعی اور تکبر میں فرق

عرض: قبل ازیں ایک لڑکی جو مجھ سے قرآن شریف پڑھتی تھی۔ مجھ سے ہٹ کر کسی اور سے پڑھنے لگی۔ اور وہاں دوسری استانی سے کہنے لگی کہ اس کو تو کچھ بھی قرآن مجید نہیں آتا۔ اور الحمد اللہ میں اپنے شوہر کو کئی بار سنا کر قرآن پاک ختم کر چکی ہوں۔ اور اب بہشتی زیور پڑھ رہی ہوں ایک دفعہ ختم کر کے ددوبارہ بھی پانچ حصے پڑھ لئے ہیں اس لڑکی کی اس بات سے مجھ کو بہت غصہ آیا۔ اور میں نے کہا کہ اگر اب وہ لڑکی میرے پاس پڑھنے کے لیے آئے گی تو اس کو ہرگز نہ پڑھاؤں گی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبر یا جاہ طلبی کا مرض ہے۔ حضرت اقدس اس کا علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: یہ رنج طبعی ہے کبر و جاہ طلبی نہیں۔

ایک رئیسہ کے تکبر کا علاج

عرض: حضرت تھانوی کو بحالت سفر کیونکہ مختلف المزاج لوگوں سے سابقہ پڑتا تھا۔ اس لیے ہر ایک کے مرض کا علاج روحانی بھی مختلف ہوتا تھا۔ ایک دین دار رئیسہ نے دار الطلبہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور تیار کرایا۔ اور اس کے افتتاحی جلسہ کی تاریخ مقرر کر کے مہتمم صاحب کو لکھا کہ اپنے مدرسہ کے سرپرستوں اور دیگر اراکین کو اطلاع کے ساتھ حضرت کو بھی شرکت کی دعوت دی تو آپ نے بدین وجہ شرکت فرمانے سے انکار کر

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

دیا کہ:

ان کو اس حاکمانہ لہجہ میں بلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس طرح حکم نامہ بھیج کر بلانا خلاف تہذیب ہے یہ بھی کوئی بلانے کا طریقہ ہے۔ میں نہیں آؤں گا کیا وہ کسی رئیس کو ایسے طریقے سے دعوت دے سکتی تھی۔"

مہتمم صاحب نے مدرسہ کی مصالح کی بنا پر تاویلاً اصرار کیا کہ یہ ان رئیسہ کا فعل نہیں اس کے میر منشی کا ہے۔ اس پر حضرت نے لکھا۔

"پھر بھی یہ شکایت ہے کہ اس معاملہ کو بالکل میر منشی ہی پر کیوں چھوڑ دیا۔ مسودہ خود دیکھ کر منظوری دیتیں۔ جس طرح حکام کے دعوت ناموں میں اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان کے بلانے پر تو اب میں نہیں آؤں گا۔ البتہ اگر آپ حکم دیں تو جوتیاں چٹخاتا ہوا سر کے بل حاضر ہوں گا۔ مگر رئیسہ سے نہیں ملوں گا نہ اس سے کوئی گفتگو بلا واسطہ یا بالواسطہ کروں گا۔

مہتمم صاحب نے اس مشروط شرکت کو ہی غنیمت سمجھا اور حضرت کو تشریف آوری کے لیے لکھا چنانچہ حضرت وہاں تشریف لے گئے۔ بڑا پر اثر وعظ فرمایا جس سے رئیسہ بھی متاثر ہوئیں مگر وعظ فرمانے کے فوراً بعد حضرت کسی کو ملے بغیر یہاں تک کہ مولانا خلیل احمد صاحب کو بھی ملے بغیر چلے آئے۔ تاکہ کسی کو کچھ کہنے سننے یا اصرار کرنے کا موقع نہ ملے رئیسہ کو بھی اس واقعہ کا علم ہو گیا۔ اور انھوں نے پہلی دفعہ محسوس کیا کہ علماء میں بھی خوددار لوگ ہوتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے مدرسہ میں جو مٹھائی تقسیم کی تھی۔ اس میں سے اپنا حصہ حضرت کو اسٹیشن پر یہ کہلا کر بھیجا کہ یہ مٹھائی عام تقسیم کی نہیں خود میرے حصہ کی ہے۔ اس لیے ضرور قبول فرمائیں اور واپس نہ فرمادیں۔ چونکہ رئیسہ صاحبہ کو اپنے باطنی مرض کا احساس ہو گیا تھا۔ اس لیے حضرت نے وہ قبول فرمالی۔ اور اس طرح نہایت خوش اسلوبی سے حضرت نے علماء کو بنظر حقارت دیکھنے والی کا ایسا علاج فرمایا کہ پھر وہ علماء کی بڑی عزت کرتی رہی۔ (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات ص ۱۶۵، ۱۶۶)

متکبرانہ الفاظ سے بچنے کی تاکید

ارشاد: ایک دین دار نواب صاحب کی بیگم کا خط آیا تھا۔ اس میں اپنے نام کے ساتھ لکھا تھا۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

کہ لیڈی فلاں صاحب۔

میں نے ان کو لکھا تھا کہ تمہارا گھرانہ دین داروں کا ہے اس لیے تمہاری شان سے ایسے الفاظ نہایت بعید ہیں تم کو اہل خانہ فلاں صاحب لکھنا مناسب تھا۔ پھر دوبارہ جو خط آیا اس میں یہی لکھا تھا کہ اہل خانہ فلاں صاحب میں نے پڑھ کر کہا کہ غنیمت ہے قبول کر لیا۔ (الافاضات الیومیہ ج ۷ ص ۲۶۴)

بڑے پائچہ کا پاجامہ پہننا جائز ہے

عرض: بڑے پائچہ کا پاجامہ پہننے کا رواج ہے۔ کوئی اس کو برا نہیں سمجھتا حضرت ارشاد فرمائیں کیا بڑے پائچہ کا پاجامہ پہن لیا کروں؟

ارشاد: جب عام عادت ہوگئی ہو کہ دیکھنے والوں کو کھٹک نہ ہوتی ہو کہ یہ بددین لوگوں کی وضع ہے ایسی حالت میں جائز ہے۔ (ملفوظات مکتوبات اشرفیہ ص ۱۷۱)

زینت کے درجات میں اعتدال محمود ہے

عرض: جب کسی عورت کو عمدہ کپڑا پہنے دیکھتی ہوں تو دل بہت چاہتا ہے کہ اس قسم کا میں بھی لے لوں، کبھی فرمائش کر بھی دیتی ہوں۔ حضرت والا! یہ مرض ہو تو اس کا علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: زینت کے درجات میں افراط و تفریط مذموم ہے اور اعتدال محمود ہے۔ اس میں اعتدال یہ ہے کہ کسی کو دیکھ کر اس وقت مت بناؤ۔ اگر توقف کرنے سے ذہن سے نکل جائے تو فبہا اور اگر نہ نکلے تو جس وقت نئے کپڑوں کے بنانے کی ضرورت ہو اس وقت ہی پسند کیا ہوا کپڑا بنالو۔ اگر اتفاقاً وہ اس وقت نہ مل سکے تو جانے دو اور اگر دیکھو کہ اس مدت تک طبیعت مشغول رہے گی تو پسند کے وقت خرید کر رکھ لو مگر بناؤ مت۔ بناؤ اس وقت جب نئے کپڑوں کے بنانے کی ضرورت ہو۔ تاکہ اس کے عوض کا کپڑا بچ جائے۔ کہ شوق بھی پورا ہو جائے اور اقتصاد بھی فوت نہ ہو۔ اور اگر تمہارے شوہر تم کو علاوہ ضروری نان ونفقہ کے جیب خرچ کے طور پر کچھ دیتے ہیں تو پھر اس انتظام

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

میں اتنا اور اضافہ کیا جائے کہ ایسا کپڑا اپنے جیب خرچ کی رقم سے خریدو تا کہ نفس حدود میں محصور رہے۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ص ۵۴)

عزت نفس کی خاطر صاف کپڑے پہننے کا اذن

عرض: اگر کوئی بڑے گھر کی عورت یا اپنے ماں باپ کے گاؤں کی مجھ سے ملنے کے لیے آئے یا مجھے بلائے اور میرے کپڑے زیادہ میلے ہوں تو نفس اس بات کو برداشت نہیں کرتا کہ اس پراگندہ حالت میں ملوں۔ زیادہ بن ٹھن کر تو نہیں ملتی البتہ صاف کپڑے پہن لیتی ہوں۔ نفس بہانہ بناتا ہے کہ ذلت سے بچنا تو مشروع ہے اور نیت بھی ذلت سے بچنے ہی کی کرتی ہوں۔ لیکن نیت میں کھوٹ کی آمیزش نظر آتی ہے۔ عام حالات میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ عزت کی خواہش نہیں۔ لیکن جب کوئی ایسا موقع ملنے کا آتا ہے تو نفس ذلت سے بچنے کی مکاری کر کے دھلے ہوئے کپڑے پہنا دیتا ہے۔ کچھ پتہ نہیں لگتا کہ یہ ذلت سے بچنا ہے یا عزت کی خواہش ہے۔ حضرت اقدس! اگر میری یہ حالت بری ہو تو علاج ارشاد فرما دیں۔ حضرت کے ارشاد پر دل وجان سے عمل کروں گی۔

ارشاد: اگر زیادہ زینت کے کپڑے موجود ہوں جو مثلاً عیدین میں پہنے جاتے ہیں اور باوجود اس کے پھر معمولی مگر صاف کپڑے پہنے جائیں تو یہ مکاری نہیں اور سوال اسی حالت کا ہے۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ص ۱۶۲)

حقوق وحظوظ نفس میں اعتدال

عرض: حضرت اقدس ہمارے گھر میں کھانے پینے کی فراغت رہتی ہے۔ کئی عورتوں نے مجھے کہا ہے تم فضول خرچ ہو۔ حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ کس حد سے تجاوز اسراف کہلاتا ہے۔ اور انسان فضول خرچ بن جاتا ہے۔ نیز اس فضول خرچی کا علاج کیا ہے؟

ارشاد: جزائیات کو تو صاحب معاملہ ہی سمجھ سکتا ہے۔ مگر کلی طور پر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ابتداء میں ضروری خرچ پر اکتفا کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے اب سمجھنا چاہیے کہ ضروری کس کو کہتے ہیں۔ سو ضروری کا مفہوم یہ ہے کہ اگر موقع پر خرچ نہ کریں تو کوئی ضرر لاحق

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ہو جائے۔ مثلاً فی الحال کوئی تکلیف ہونے لگے جیسے بھوک سے کم کھانے میں ضعیف ہو یا کپڑے کی کمی سے سردی کی تکلیف ہو یا بہت موٹا کپڑا پہننے سے گرمی کی تکلیف ہو یا فی الحال تو نہ ہو مگر آئندہ تکلیف ہو وعلی ھذا' یہ تو ضرورت کا درجہ ہے ابتداء میں اسی کی عادت ڈالی جائے۔ یہ ضرور ہے کہ اس میں نفس کو مارنا پڑے گا سو بدوں اس کے علاج نہیں ہوتا۔ البتہ بدن کو مارنا نہ چاہئے کہ وہ حق ہے اور نفس کو خوش کرنا یہ حظ ہے۔ سو حظوظ قابل تقلیل ہیں اور حقوق قابل تحصیل اور تقلیل کا مطلب یہ ہے کہ ان حظوظ کو بالکل حذف نہ کرے نفس گھبرا جاتا ہے۔ کمی کر دے۔ یعنی اپنی آمدنی میں سے ایک مناسب حصہ الگ کر کے اس میں قدرے حظوظ کو پورا کرے جیسے مثلاً موسمی چیزیں کھانا بس اس سے تجاوز نہ کرے۔ یہ تو حظوظ کی حد ہے۔ اور حقوق کی حد پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ ضرورت پر اکتفاء کرے اور طریقہ اس پر عمل کرنے کی سہولت کا یہ ہے کہ جب کچھ خرچ کرنا ہو۔ تو خرچ سے قبل قریب قریب اوقات میں سوچے کہ اگر ہم خرچ نہ کریں تو ہم کو کیا ضرر پہنچے گا۔ اگر سمجھ میں آ جائے کہ فلاں ضرر پہنچے گا تو خرچ کرے ورنہ نہ کرے اور اسی صورت میں امید ہے کہ کچھ پس انداز ہوتا رہے گا۔ سو اس کو محفوظ کر کے اہل اسباب کے لیے قدرے ذخیرہ رکھنا مصلحت ہے جب معتد بہ ذخیرہ ہو جائے اہل تجربہ کے مشورہ سے اس سے آمدنی کی کوئی صورت نکال لینا مناسب ہے۔ تاکہ قلب غنی رہے۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۵۵)

شیخی کا علاج

عرض: حضرت نے دریافت فرمایا ہے کہ اپنی عبادت یا کسی خوبی کے کسی پر ظاہر ہونے کے وقت جو دل پھولتا ہے اس کا اثر کہیں اعتقاد یا عمل میں ہوتا ہے یا نہیں۔

حضرت اقدس اور تو کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا البتہ ایک ہوتا ہے وہ یہ کہ جب کوئی عورت مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے اگر بالکل نہ آتا ہو تو کہہ دیتی ہوں کہ اپنے شوہر سے پوچھ کر بتلاؤں گی مگر اس وقت اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

ارشاد: مگر اس شرم پر عمل تو نہیں ہوتا کہ شرم کے مارے اپنے جہل کو پوشیدہ کر لیں یا مسئلہ غلط

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بتلا دیں۔

عرض: اگر آتا ہو تو بتاتی ہوں اور بتاتے وقت دل میں شیخی سی ہوتی ہے کہ میں جانتی ہوں اور اسے بتا رہی ہوں۔

ارشاد: جب دل میں شیخی پیدا ہوا اپنے عیوب کو متحضر کرلو اور یہ بھی پیش نظر رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ سلب کرلے تو میں کیا کرسکتی ہوں۔ پس یہ علم میرا کمال نہیں محض عطائے حق ہے۔

عرض: حضرت کسی کے مسئلہ پوچھنے پر شرم کے مارے اپنے جہل کو پوشیدہ نہیں کرتی اور مسئلہ غلط نہیں بتاتی۔ کہہ دیتی ہوں کہ اپنے شوہر سے پوچھ کر بتلاؤں گی۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسئلہ آ جانے پر دل میں بہت خوش ہوتی ہوں اور نہ آنے کی صورت میں شرم سار ہوتی ہوں۔ (مکتوبات اشرفیہ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

ارشاد: یہ مرض نہیں تغیر طبعی ہے۔ جس پر ملامت نہیں۔

غیبت کا علاج

عرض: حضرت اقدس کئی عورتیں گھر میں ایسی آ جاتی ہیں جو اپنے آپ ہی دوسروں کی غیبت اور چغلی کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ میں غیبت سے بچتی ہوں۔ مگر ان کو روکنے کا حوصلہ نہیں ہوتا کہ یہ ناراض ہو جائیں گی۔ حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ اس گناہ سے کس طرح بچوں؟

ارشاد: کسی بہانہ سے اٹھ کر جایا کرو اور اگر کبھی اس کا بھی موقع نہ ہو تو دل سے برا سمجھا کرو۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۱۶۳)

کل بلا استثناء غیبت میں شامل ہے

عرض: حضرت والا کے ارشاد سے یہ ناچیز سمجھ گئی کہ کسی معین شخص کا ذکر کر کے یا دل میں اس کا خیال کر کے اس شخص سے اپنے کو اچھا سمجھنا یا اچھا ظاہر کرنا معصیت ہے۔ سو بحمد اللہ یہ خیال تو مجھ میں نہیں ہے۔ کسی کو حقیر نہیں سمجھتی ہاں اپنے دل میں اپنی قوم کو عام طور پر دین سے بے پرواہ سمجھ کر ایک رشتہ دار عورت سے کہا تھا کہ کیا ہماری لڑکیوں کے رشتہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

کے لیے قوم کے یہی لوگ (بددین) رہ گئے ہیں؟اور دل میں تھا کہ کسی دین دار سے رشتہ کروں گی حضرت والا! اگر عام طور پر قوم کو ایسا سمجھنا اور کہنا مرض یا معصیت ہو تو اس کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: عام کے دو معنی ہیں ایک تو کل کے کل بلا استثناء اور ایک اکثر کے اعتبار سے اول غیبت ہے ثانی نہیں۔(اشرف المکتوبات ص ۲۸)

بلاضرورت گفتگو کا علاج

عرض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد پر کہ باتیں گناہ کی یا فضول مت کرو۔ ابھی تک عمل میں نہیں۔ جب میں ان سے ملتی ہوں یا وہ مجھے گھر میں آ کر ملتی ہیں تو بلاضرورت باتیں بھی ہوتیں ہیں جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتیں کچھ نہ کچھ بات شروع ہی رہتی ہے اور اکثر عورتیں دوسروں کی غیبت اور چغلی بھی شروع کر دیتی ہیں نہ تو ان کو بند کرنے کی ہمت ہوتی ہے نہ وہاں سے اٹھ کر چلے جانے کی کہ بات کرنے والی ناراض ہوگی اگر چہ کسی کو نقصان پہنچانے کی نیت تو ہوتی نہیں اور برا بھی سمجھتی ہوں مگر اکثر اندر سے دل یہ بھی چاہتا ہے کہ بات سن ہی لوں اور کبھی بات سن کر یہ بھی کہتی ہوں کہ ہاں ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس اس مرض کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: جو چیز اختیار میں ہے اس کا علاج میں کیا بتلاؤں۔

خط میں فضول باتیں لکھنا وقت کا ضیاع ہے

عرض: حضرت اقدس ہمارے قصبہ میں طاعون کا زور ہے۔ ڈاکٹر سپاہی چوکیدار نہ قصبہ کے لوگوں کو کسی اور گاؤں میں جانے دیتے ہیں نہ باہر سے لوگوں کو قصبہ میں آنے دیتے ہیں البتہ قصبہ کے لوگ باہر کھیتوں اور باغوں میں جا جا کر رہنے لگے ہیں ہم سب اپنے گھر ہی میں ہیں اور اللہ کے فضل سے دل میں ہر طرح قرار ہے لیکن پھر بھی کسی وقت طبیعت گھبرا جاتی ہے حضرت اقدس دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قصبہ سے بیماری کو دور فرمادیں اور ہمارے گھر کے سب آدمیوں کو بھی طاعون سے محفوظ رکھیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: دل سے دعا کرتا ہوں مگر دعا کے لیے اس طویل قصہ کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ اپنا اور میرا وقت برباد کیا۔

فضول لغویات سے بچنے کی تدبیر

عرض: احقر کا معمول ہے کہ جب کوئی عورت گھر میں آجاتی ہے یا کہیں مجھے جانا پڑتا ہے تو بجائے اس کے کہ فضول لغویات میں وقت ضائع ہو میں کوئی مسائل وغیرہ چھیڑ دیا کرتی ہوں۔ اس امر میں جو حضور انور کا ارشاد عالی ہو ہدایت فرمادیں ان شاء اللہ تعالیٰ بسر و چشم تعمیل کروں گی۔

ارشاد: زبانی مناسب نہیں البتہ کسی رسالہ یا کسی وعظ کی عبارت پڑھ کر اس کے مطلب کی تقریر کر دینے کا مضائقہ نہیں۔ (تربیت السالک ج ۳ ص ۲۵۷)

عرض: ایک دن میرے شوہر نے گھر کے صحن میں قرآن شریف سنانے کے لیے مجھ کو چھوٹا لڑکا بھیج کر بلایا کیونکہ میں گھر کے اندر ایک خاص رشتہ دار عورت سے کسی معاملہ میں کچھ جھگڑ رہی تھی۔ خاوند نے مصلحتاً بلایا تھا کہ بات بڑھنے نہ پائے اور کہلا بھیجا کہ جلدی آؤ اور قرآن مجید سناؤ۔ میں نے کہا کہ میں آج قرآن پاک نہیں پڑھوں گی۔ (کیونکہ میں اس دن پڑھنے سے معذور تھی) مگر خاوند کو یہ حالت معلوم نہ تھی۔ پھر میں اس عورت سے باتوں میں مشغول ہوگئی۔ اور چھوٹے لڑکے نے شوہر سے باہر آکر یہی جواب کہہ دیا۔ بعدہ جب شوہر کے پاس گھر سے باہر پہنچی تو اس نے جلدی نہ آنے اور لاپرواہی سے جواب دینے کی وجہ پوچھ کر ڈانٹا۔ میں نے اصل وجہ بتلائی تو شوہر خاموش ہوگئے۔ اور مجھے کچھ نہ کہا۔ مگر میں نے غصہ میں لڑکے کی کمر میں دو چار تھپڑ مار دیئے کہ تم نے شوہر سے میری بات اس طرح کیوں کہہ دی۔ کہ میں نہیں پڑھوں گی اس حالت غصہ کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: توبہ کرو اس نے کیا کیا۔ جو بات شوہر سے کہلوانا نہ چاہتی تھیں لڑکے سے کیوں کہی۔ (اشرف المکتوبات ص ۲۶)

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

گواہوں کی موجودگی میں اظہار قبولیت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے

ایک بیوہ عورت کا خط آیا' اس میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے آ کر کہا کہ ہماری تمہاری بدنامی ہو رہی ہے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں شخص کو قبول نہیں کرتی۔ اور وہ شخص اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر میں نے اس مرد سے کہا کہ اچھا یہ بات ہے تو جاؤ میں نے نکاح کر لیا' اس وقت گواہ بھی موجود تھے۔ پھر اس عورت نے یہ بھی لکھا تھا کہ اس شخص سے ایک عورت اور بھی ہے اور میرے عزیز و اقارب یہ خبر سن کر بہت ناخوش ہوں گے۔ اب میں کیا کروں سخت پریشان ہوں۔ حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا۔

کہ جب نکاح ہو گیا تو اب میں کیا بتاؤں پھر زبانی یہ فرمایا کہ اگر نکاح کرنا ناگوار ہوتا تو اس کی مخالفت کی جاتی کہ جاؤ میں نہیں کرتی نہ کہ یہ کہا جاتا کہ جاؤ میں نے نکاح کر لیا ہے موافقت کی دلیل ہے کہ نکاح کرنا ناگوار ہی نہ تھا۔ (حسن العزیز ج ۲ ص ۱۱۷)

ریا قصد پر موقوف ہے

عرض: حضرت اقدس عام حالتوں میں تو میں اپنے آپ میں دین کا شوق اور بہت جوش نہیں پاتی مگر جب کسی سے باتیں کرتی ہوں تو زیادہ جوش معلوم ہوتا ہے اس سے شبہ ریا کار ہوتا ہے اور اگر نماز میں یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت اقدس مجھے دیکھ رہے ہیں تو ایسے وقت یقیناً ہمیشہ کی نسبت زیادہ بن ٹھن کے نماز پڑھوں کہ حضرت مجھ سے خوش ہوں کیونکہ حضرت کی خوشی بڑی نعمت ہے۔ اس سے بھی شبہ ریا کار ہوتا ہے۔ حضرت اقدس اگر یہ صورتیں ریا ہوں تو علاج ارشاد فرما دیں۔ حضرت آج وطن جانے کا ارادہ بھی ہے ہمارے لیے دعا بھی فرما دیں۔

ارشاد: ریا ایسی سستی نہیں ریا موقوف ہے قصد پر اور یہ حال اور خیال بلا قصد ہے اس لیے ریا نہیں البتہ دوسری صورت میں فوراً یہ خیال کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں پھر اگر پہلا خیال بھی آئے تو مضر نہیں۔ باقی دعا کرتا ہوں۔ (مکتوبات ملفوظات اشرفیہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ص ۱۶۸)

عورتوں میں معزز بننے کے قصد کا علاج

عرض: میرا یہ دل چاہتا ہے کہ عام عورتوں کے نزدیک عزت بھی ہو اور مجھے برا بھی نہ جانیں حضرت اقدس ارشاد فرمادیں کہ یہ خواہش مضر تو نہیں اگر مضر ہو تو علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: یہ تو برا ہے اپنے عیوب کو سوچا کرو تو یہ مضر جاتا رہے گا۔

عرض: حضرت اقدس طریقہ ارشاد فرمادیں۔ کہ میں اپنے عیوب کو کس طرح سوچا کروں۔ تاکہ یہ مرض جاتا رہے جس طرح حضرت فرمادیں گے دل و جان سے اس پر عمل کروں گی۔

ارشاد: تبلیغ دین میں عیوب کی فہرست ہے اس کو سن کر سوچو۔

غصہ کا علاج

عرض: حضرت والا! میرے دلی امراض میں سب سے بڑا عیب غصہ کا ہے۔ اگر کوئی مجھے تھوڑی سی بات بھی کہہ دے یا میرے خلاف مرضی بات کرے تو از حد غصہ آتا ہے جس سے بچوں کو تو بہت پیٹتی ہوں اور اگر کوئی اور ہو۔ جس پر بس نہ چل سکے۔ تو اس سے بولنا چھوڑ دیتی ہوں اور دل میں اس کے متعلق بہت عرصہ تک کینہ رہتا ہے۔

ارشاد: جب غصہ آئے فوراً اس جگہ سے ہٹ کر تنہائی کی جگہ چلی جاؤ اور کسی کام میں لگ جاؤ کوئی شخص بات کرے تو کہہ دو میں اس وقت نہیں بولتی پھر کہہ لینا۔ (اشرف المکتوبات ص ۶۸ ص ۶۹)

غصہ ضبط کرنے کی تدبیر

عرض: آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ خاموش رہنے کی کوشش کروں گی۔ اور غصہ کا ضبط کرنا بھی بے شک اختیاری ہے۔ مگر بعض موقعہ پر رکنا یاد نہ رہ کر کوئی بات ناشائستہ یا کام تیزی سے سرزد ہو جاتا ہے یہ غصہ کی عادت مجھ میں بہت پرانی ہے۔ حضرت والا! دعا اور علاج

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

فرمادیں جس سے یہ معصیت کرنے سے رک جاؤں۔

ارشاد: یہ بھی یاد کرلیا جائے کہ ہم بھی قصوروار ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس طرح ہم پر غضب فرمادیں تو کیا ہو (اشرف المکتوبات ص ۶۷)

جوش غصہ میں سزا نہ دی جائے

عرض: غصہ کی حالت میں بعض دفعہ اپنے بچوں کو زیادہ مار دیتی ہوں۔ وہ بھی ان کے قصور پر۔ ایسے موقع پر کیا طریقہ استعمال کروں جس سے مجھے مواخذہ نہ ہو اور یہ معصیت دور ہوجائے۔ ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: جوش غصہ کے وقت مارو جب غصہ کم ہوجائے یہ سوچ کر کہ کتنی سزا مناسب ہے سزا دے دو۔

بچوں کو بیل وغیرہ کے کہنے کا حکم

عرض: اپنے بچوں کو کام میں کوتاہی کرنے یا کسی بات کے نہ ماننے پر جوش غصہ میں نامناسب الفاظ ڈوم، بیل بھینسا وغیرہ کہہ دیتی ہوں۔

ارشاد: کچھ ڈر نہیں مگر اس سے آگے نہ بڑھیں۔

غصہ کا علاج

عرض: اگر کوئی مجھ کو معمولی بات کہے اور میری کسی غلطی سے متنبہ کرے تو اس سے بہت غصہ آتا ہے اور کسی کی معمولی بات کا تحمل نہیں کرتی اور گھر والوں میں سے جو کوئی مجھ کو بھی غصہ سے کچھ کہے تو اس کو بھی ویسا ہی جواب دیتی ہوں جس سے دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے اور غصہ کا اثر میرے دل میں دیر تک رہتا ہے اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور جس سے غصہ ہوتا ہے اس سے بولنا نہیں چاہتی۔ حضرت والا! یہ مرض مجھ میں بہت پرانا ہے۔ اس کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: اس وقت بالکل سکوت کرو اور وہاں سے جدا ہوجاؤ کہ مغضوب کا سامنا نہ رہے اگر اس

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

سے سکون ہو جائے کافی ہے ورنہ بہ تکلف اس سے شفقت ونرمی کی بات کرو اگر ممکن ہو سکے اس کو کچھ ہدیہ دے دو۔ (اشرف المکتوبات ص ٦٧)

عرض: حضرت اقدس مجھ میں غصہ زیادہ ہے۔ بچوں کو غصہ سے مارتی ہوں۔ حضرت اقدس علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: غصہ حق پر آتا ہے یا ناحق پر شق اول پر بقدر حق آتا ہے یا زیادہ اور صرف غصہ ہی آتا ہے یا غصہ پر عمل بھی ہوتا ہے اس عمل کی مثال بھی لکھو؟

عرض: حضرت اقدس اللہ کے فضل سے ناحق غصہ تو نہیں آتا حق پر آتا ہے مثلاً چھوٹی لڑکی نے مٹی کھالی یا کسی بچہ نے جھوٹ بولا یا کسی کی چیز اٹھالی یا کوئی لڑکی ننگے سر باہر چلی جاگئی یا کوئی لڑکی شرارت کرے یا سبق یاد نہ کرے تب مارتی ہوں۔ مارتے وقت کمر پر تین چار تھپڑ کبھی پانچ مارتی ہوں۔ مارتے وقت غصہ بہت ہوتا ہے۔ بعد میں رنج ہوتا ہے کہ زیادہ مارا گیا۔

ارشاد: دو سے زیادہ مت مارو۔ سب ٹھیک ہے اور صرف کمر پر مارو اور گھونسہ اور لکڑی مت مارو۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ص ۹۳۴ ص ۱۲۵)

جوش غصہ اور اس کا علاج

عرض: اسی طرح اگر کوئی عورت یا آدمی میرے کسی کام میں نقص نکالے یا معمولی طعنہ دے تو جوش غصہ میں آگ بگولا ہو جاتی ہوں اور دل میں بہت جلتی ہوں۔ اگر کہنے والا میرے سامنے ہو تو اس حالت میں کچھ نہ کچھ سخت جواب بھی دیتی ہوں۔ اور کبھی زبان سے کچھ نہیں کہتی۔ تو دل میں کینہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا علاج ارشاد فرمادیں۔ یہ مرض غصہ مجھ میں بہت پرانا ہے۔ حضرت والا دعا و توجہ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے شفا بخشے آمین۔

ارشاد: وہاں سے فوراً ہٹ جاؤ اور اپنا قصوروار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے انتقام کا شدید ہونا یاد کرو۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

سزا کے بارے میں چند ہدایات

عرض: اپنے بچوں پر ان کی معمولی حرکات پر مثلاً کسی کام میں دانستہ لاپرواہی کریں تو جوش غصہ چار پانچ مکے کمر پر یا سر پر دھپے مار دیتی ہوں مگر منہ پر نہیں مارتی ہوں۔ اس حالت کی اصلاح فرمادیں۔

ارشاد: گھونسہ نہ مارو۔ تین سے زیادہ نہ مارو' سر پر بھی ایسا ہی ہے جیسا منہ پر' کمر پر تھپڑ ماردو۔

غصہ کے مرض سے بچنے کی تدابیر

عرض: از طرف خادمہ............ بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ خاکسار کے اندر غصہ کا مرض ہے' خاص کر اپنے خاوند پر غصہ مجھ کو بہت آتا ہے' پھر بعد میں پشیمان ہوتی ہوں' اور بعض مرتبہ روتی بھی ہوں اور میرے خاوند نے شروع میں مجھ کو اجازت دے دی تھی کہ میری اجازت ہے کہ تم مجھ پر غصہ کرلیا کرو' اب خواہ ان کو گوارا ہو یا ناگوار ہو' لیکن خاکسار یہ چاہتی ہے کہ خاکسار غصہ بالکل نہ کرے لہٰذا براہ کرم میرے اس مرض کا علاج فرمایا جائے۔

ارشاد: السلام علیکم' غصہ کا آجانا خصوصاً بے تکلفی کی جگہ پر غیر اختیاری ہے' مگر اس کا چلانا اختیاری ہے' اس کی تدبیر بجز صبر اور ضبط کے کچھ نہیں' گو نفس کو کلفت ہو ہمت سے برداشت کیا جائے' اور اس ہمت کی تقویت کے لیے حسب ذیل تدابیر سے مدد لینا چاہیے۔

- اپنا درجہ سوچنا چاہیے کہ ہم کم درجے کے ہیں۔
- غصہ کرکے پچھتانے کو یاد کرنا چاہیے۔
- فوراً کسی کام میں مشغول ہو جانا چاہیے۔
- نظر سے اوجھل ہو جانا چاہیے۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

دنیا کی محبت اور اس کا علاج

یہ بھی دل چاہتا ہے کہ روپے پیسے خوب پاس ہوں بلکہ روپے پیسے پاس نہ ہونے کی صورت میں صبر کی طاقت بالکل معلوم نہیں ہوتی دنیا کی محبت کا ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے مرض ہے حضرت اقدس اس مرض کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: اتنی محبت میں گناہ نہیں۔ لیکن اگر اس میں بھی کمی ہو جائے کمی بھاوے تو اور زیادہ اچھا ہے اولیاء کی حکایات سننے سے کمی آجائے گی۔

عرض: حضرت نے بیعت منظور فرمائی جس سے خادمہ کو خوشی ہے وہ عرض کرتی ہے کہ حضرت کچھ ارشاد فرمائیں تاکہ دنیا کی محبت کم ہو جائے اور اللہ کی محبت زیادہ ہو۔

ارشاد: گھر میں کہہ دیجئے کہ جو کچھ بتلایا ہے اس کا یہی اثر ہے کہ حق تعالیٰ کی محبت بڑھے گی۔ اطمینان سے کام میں لگی رہیں۔ (ریاض الفوائد ص ۱۲)

زائد آئی ہوئی واپسی رقم کی صورت

عرض: حضرت والا! میں ایک دفعہ (عرصہ ہوا) اپنے حقیقی بھائی کے ہاں مہمان گئی تھی اس نے چند روپے مجھے اپنے گھر میں خرچ وغیرہ کے لیے دیئے جن میں ایک روپیہ میں نے بلا اجازت اس کے اپنے کسی کام سے خرچ کر لیا تھا گویا میرے ذمہ اس کا ایک روپیہ ہے۔ مگر اس بھائی نے میرے شوہر سے عرصہ ہوا کہ ساڑھے سترہ روپے ادھار لیے تھے اور تا حال ادا نہیں کیے۔ میں نے اسے کہا بھی تھا کہ روپے ادا کرو۔ مگر اس کی نیت ادا کرنے کی معلوم نہیں ہوتی۔ تو کیا وہ روپیہ شوہر کے روپوں میں کاٹا جا سکتا ہے۔ اور جب کبھی وہ میرا بھائی شوہر کے روپے ادا کرے تو ایک روپیہ اس سے کم وصول کر لیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اگر یہ ٹھیک نہ ہو تو بطور ہدیہ وغیرہ اس کو یہ ایک روپیہ یا کوئی اور چیز ایک روپیہ کی پہنچا دیں۔ جس طرح حضرت اقدس ارشاد فرمادیں تعمیل کروں۔

ارشاد: ہاں بشرطیکہ تم کو ان کے سترہ روپے کا علم دلیل شرعی سے معلوم ہو محض شوہر کا کہنا کافی نہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

جہیز میں آیا ہوا ناجائز سامان واپس کرنا ضروری ہے

عرض: پنجاب میں جو ماں باپ اپنی لڑکی کو جہیز دیتے ہیں اس سے اس لڑکی کو مالک بنانا ہی مقصود ہوتا ہے لیکن وہ جہیز شوہر کے گھر جاتا ہے۔ تو شوہر یا شوہر کے ماں باپ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں اسی طرح میرے ماں باپ نے میرے بھائی کی بیوی کی جہیز میں سے کئی چیزیں ہمیں دی تھیں۔ خدا جانے اس وقت وہ خوش تھیں یا نہیں۔

ارشاد: جائز نہیں کیونکہ غیر کی ملک تھیں اس کو ادا کرو اور ساتھ یہ مسئلہ بھی بتلا دو کہ اس کو جہاں سے بطریق ناجائز حاصل ہوئیں اس کو واپس کرے۔ البتہ اگر کوئی چیز بھائی کی بی بی کو خاص اس کے ماں باپ نے دی ہو وہ اس کی ملک ہے۔ اگر خوشی سے اس کو معاف کرے، صرف وہ معاف ہو سکتی ہے۔

عرض: حسب ارشاد میں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاؤں گی۔

ارشاد: حضرت اقدس۔ شاباش۔

عرض: حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ جہیز کا اکثر حصہ محفوظ ہے۔ صرف ایک زیور کی قیمت کے برابر خرچ ہوا ہے۔ اس کے بدلے اپنا زیور دے دوں گی۔ یہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا کہ تھوڑا ہی دینا پڑا۔

ارشاد: خدا تعالیٰ کی نعمت ہے خوش ہونا ہی چاہیے کہ دنیا و آخرت کے خسارے سے بچا لیا۔

عرض: اگر زیادہ دینا پڑتا تو نفس کو بہت دکھ ہوتا۔ (اور نفس پر شاق گزرتا) دنیا کے مال کی محبت بھی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت اس کا علاج ارشاد فرما دیں۔

ارشاد: یہ مرض نہیں بلکہ اس میں حکمتیں ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر رنج طبعی ہو تو عمل کرنے میں مجاہدہ نہ ہو۔ مجاہدہ سے اجر بڑھتا ہے۔ محبت مال وہ مذموم ہے کہ وہ محبت عمل سے روک دیتی۔ اور چونکہ نیت کر لی تھی کہ باوجود زیادہ مقدار کے بھی عمل کریں گے اس نیت کے سبب مجاہدہ کا ثواب بھی ملے گا۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

عرض: اگر مقدار زیادہ ہوتی دل ضرور خراب ہوتا۔

ارشاد: وہ خرابی رنج طبعی ہوتا۔ جس پر ملامت نہیں امر فطری ہے جس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔

عرض: میرے شوہر صاحب مستعمل جہیز کے بدلے میرا زیور لے کر بھائی کی اہلیہ کے پاس گئے اور ساری بات سمجھا کر زیور پیش کر دیا اور یہ بتایا کہ باقی سارا جہیز محفوظ پڑا ہے۔ جلد واپس پہنچا دیا جائے گا۔ میرے بھائی کی بی بی نے کہا' مجھے سلطان بی بی' (میری اہلیہ سلمہا کا نام) سے بہت محبت ہے۔ اب میں کچھ بھی واپس نہ لوں گی۔ سارا جہیز میرے ماں باپ نے مجھے دیا تھا' اب میں نے دل سے معاف کر دیا۔ بہت کچھ کہا لیکن اس نے زیور نہیں لیا۔ اور قسم کھا کر کہا کہ میں نے خوشی سے معاف کر دیا۔ میرے شوہر صاحب اس معاملہ میں مجھ سے ایسے خوش ہوئے کہ ایک اور زیور مجھے انعام میں دیا۔ میں نے اللہ کا شکر کرتے ہوئے قبول کر لیا۔

ارشاد: دونوں نعمتیں ہوئیں' دنیا کی بھی' دین کی بھی' مبارک ہو'

عرض: دل بہت خوش ہوا کہ میرا زیور بچ گیا اور انعام بھی ملا۔ اس سے مال کی محبت کا شبہ ہوا۔

ارشاد: یہ محبت مضر نہیں' کیونکہ نعمت کا شکر ہے۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۳۸' ۴۲)

جہیز کے پلنگ کے مستحقین

عرض: میرے والد صاحب نے میرے نکاح پر جہیز میں کچھ برتن' کپڑے وغیرہ اور ایک پلنگ دیا تھا۔ میں نکاح کے بعد چھ سات سال گزرنے پر جب شوہر کے ہاں آباد ہوئی تو میرے سسر نے سب مال جہیز خرچ کر لیا تھا۔ صرف ایک پلنگ باقی تھا جو میرے پاس اس وقت موجود ہے یہ پلنگ میری بھاوج کو اس کے والدین سے جہیز میں ملا تھا اور ہمارے علاقے میں جہیز لڑکی کی ملک سمجھا جاتا ہے۔ میری بھاوج عرصہ چھ سال کا ہوا فوت ہوگئی۔ اگر وہ زندہ ہوتی تو میں اس کو یہ پلنگ یا اس کی قیمت ادا کر دیتی۔ مگر اب میرا بھائی (اس کا خاوند) اور بھاوج کے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور اس کا باپ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

موجود ہیں۔ پلنگ پرانا ہوگیا ہے میرے بھائی پلنگ واپس لینے کو سخت برا سمجھیں گے۔ حضرت ارشاد فرمادئیں کیا اس صورت میں اس کی قیمت واپس کی جائے اور مذکورہ بالا ورثہ کو کس نسبت سے ادا کروں۔

ارشاد: مگر قیمت اس وقت کی معتبر ہوگی جب تمہارے قبضہ میں آیا (حصص ادا کے یہ ہیں یعنی بوجہ تقدیم حقوق متقدمہ علی المیر اث ساٹھ حصے ہوکر شوہر کو ۱۵' باپ کو ۱۰ ہر پسر کو ۱۴' ۱۴ دختر کو ۷۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ایک صالحہ خاتون کی اپنے زیور سے متعلق وصیت

عرض: ایک امر ضروری میں مشورہ چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری سالی نے کچھ زیور قریب موت کے میرے سپرد کیا اور یہ وصیت کی کہ جب میرا خاوند سفر سے واپس آجائے تو اس کے حوالے کر دینا اور کہہ دینا کہ اس کو کسی کار خیر میں میرے ایصال ثواب کے واسطے خرچ کر دے چنانچہ اس کا خاوند آ گیا اس نے خوشی سے مجھے اس کے خرچ کرنے کی اجازت دے دی میں نے یہ خیال کیا کہ اس میں حضرت سے مشورہ لوں اور میری رائے یہ ہے کہ زیور کو فروخت کر کے اس کے روپیہ سے کتب حدیث و درسیہ لے کر مدارس میں دے دوں یا اس سے بہتر کوئی ذریعہ ایصال ثواب حضرت کے خیال میں ہو مطلع فرمادیں۔

ارشاد: یہ معلوم ہوا کہ اس وصیت کرنے والی کا ایک باپ بھی ہے جو کہ اس ترکہ میں شریک ہے ثلث تک تو کسی وارث کی اجازت کی ضرورت نہیں زائد کے لیے سب ورثاء کا راضی ہونا ضروری ہے پس اگر مرحومہ کا باپ اس وصیت کو جائز رکھتا ہے تو تب تو تمام زیور میں یہ وصیت نافذ ہو جائے گی ورنہ اس ترکہ کے ایک ثلث میں اور بقیہ کے نصف میں جو کہ مرحومہ کے خاوند کا حق تھا جس نے اس وصیت کو جائز رکھا ہے۔ حاصل یہ کہ مجموعی زیور کے دو ثلث میں وصیت جاری ہوگی اور ایک ثلث جو کہ حق باپ کا ہے درصورت اس کی اجازت نہ دینے کے اس کو واپس کر دیا جائے گا۔ تفصیل ورثہ کی اور واقعہ کی مجھ کو میاں عبدالرحمٰن سے معلوم ہوئی جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں بہر

حال جس مقدار میں وصیت جاری ہوگی اس کی صورت آپ کی تجویز کی ہوئی بہت مناسب ہے لیکن اگر کسی چھوٹے مدرسہ میں یہ کتابیں داخل کی جائیں تو اس کے اول صفحہ میں یادداشت کی طور پر یہ بھی لکھ دیا جائے کہ اگر خدانخواستہ یہ مدرسہ کبھی بند ہوجائے یا ایسے چھوٹے پیانہ پر ہوجائے کہ جس میں درس حدیث کی نوبت ہی نہ آئے تو اس وقت یہ کتابین فلاں مدرسہ میں مثلاً دیوبند یا سہارنپور کے مدرسہ میں منتقل کردی جائیں۔(ریاض الفوائد)

فضول خرچی

عرض: حضرت اقدس مجھ میں خرچ زیادہ کرنے کا مرض ہے دل چاہتا رہتا ہے کہ یہ چیز لے لوں وہ لے لوں وہ چیزیں ضرورت کی تو ضرور ہوتی ہیں مگر بعض ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان کے بغیر گزارہ ہوسکتا ہے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ اب تھوڑا خرچ کروں گی مگر یہ تمنا ہی رہتی ہے کہ خرچ پھر زیادہ ہوجاتا ہے اسی وجہ سے ابھی تک حج کی تیاری نظر نہیں آتی حضرت اقدس اس زیادہ خرچ کرنے کا علاج ارشاد فرمادیں۔

ارشاد: سوچ اور ہمت۔

دل کی تنگی کا علاج

عرض: حسب ارشاد حضرت اقدس عرض ہے کہ میرے شوہر جو چیزیں وغیرہ ہدیۃً رشتہ داروں کو گھر سے بھجواتے ہیں تو اس سے مجھے دل کی تنگی ہوتی ہے اور کسی چیز کی نہیں اور دل کی تنگی اختیاری معلوم ہوتی ہے۔

ارشاد: کوشش ہی علاج ہے اور ساتھ ساتھ ثواب کا قصد کرلیا کہ نفع پہنچانے سے ثواب ملتا ہے۔(اشرف المکتوبات ص ۲۷)

پیشہ ور بھکاریوں کو نرمی سے جواب دینے کا حکم

عرض: حضرت اقدس اس قصبہ میں دروازوں پر سوالی بہت آتے ہیں کئی ڈھول بجاتے آتے

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ہیں کوئی ریچھ نچاتے آتے ہیں اور مانگتے پھرتے ہیں اکثر ان میں طاقتور نوجوان ہوتے ہیں اور بعض کمزور اور معذور بھی ہوتے ہیں۔ پھر بعض تھوڑی چیز لیتے نہیں اصرار کرتے ہیں زیادہ چاہتے ہیں میں بچوں کے ہاتھ خیرات بھیجتی ہوں لیکن بعض کو دیتی ہوئے طبیعت رکتی ہے اور انکار کرنے سے بھی رکتی ہے۔ حضرت ارشاد فرمائیں میں کس کو خیرات دوں اور کس کو نہ دوں؟ اور اگر عذر کرنا ہو تو کیا کروں ان کو انکار کی اطلاع کروں یا خاموش بیٹھی رہوں کہ مایوس ہو کر چلے جائیں۔

ارشاد: جو قرائن سے ہٹے کٹے معلوم ہوں اور پیشہ کے طور پر سوال کرتے ہوں ان کو مت دو مگر جواب سخت بھی مت دو نرمی سے کہہ دو کہ میں چیزوں کی مالک نہیں میں نہیں دے سکتی (ملفوظات و مکتوبات اشرفیہ ص ۱۷۰)

بھیک مانگنے والا معذور نہ ہو تو بھیک نہ دے

عرض: اور بہت سوں نے تو مانگنے کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور بعض تیسرے چوتھے دن پھر آئے ہوتے ہیں اور گھر والوں کو مانگ مانگ کر تنگ کر دیتے ہیں۔

ارشاد: اگر قرائن سے معلوم ہو کہ یہ معذور نہیں تو دینا نہ چاہیے ناجائز ہے۔

خودرائی کا علاج

عرض: یہ ناچیز چھوٹی پیرانی صاحبہ کے ہمراہ اپنی بیٹی کو تنہا گھر میں سوتا چھوڑ کر کسی قریبی مکان میں چلی گئی تھی۔ حضرت حکیم الامت جب گھر تشریف لائے تو پیرانی صاحبہ سے دریافت فرمایا بچی کو کہاں چھوڑ گئیں تھیں۔ انہوں نے بتلایا کہ کمرے میں سوتا چھوڑ گئی تھی۔ حضرت حکیم الامت نے بلند آواز میں ناراضگی کے عالم میں فرمایا تعجب کی بات ہے کہ اتنی موٹی غلطی چونکہ میں اوپر بالا خانہ پر تھی صرف اتنا ہی سنا مگر دل میں فکر ہو گیا کہ حضرت ناراض ہو گئے۔

ارشاد: ناراضگی کی بات ہی تھی اور تعجب اس لیے ہوا کہ اتنی موٹی بات میں ایسی بڑی غلطی۔ کیا اولاد کے لیے یہ گوارا ہو سکتا ہے کہ اس کو اس طرح تنہا چھوڑا جائے۔ خواہ دفعتاً کوئی

تالیفات حکیم الامت تھانوی

کنا بلی آ کر اذیت پہنچا جائے۔ خواہ وہ خواب میں ڈر جائے تو اس کا کوئی تسلی دینے والا نہ ہو۔ خواہ اتفاقاً آنکھ کھل جائے اور تنہائی سے متوحش ہوا ایسے ہی اندیشہ ہوتا ہے کہ قلب و دماغ میں کوئی خلل ہو جائے اور صدہا اندیشے ہیں۔

عرض: آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی۔

ارشاد: بس تو پھر شکایت بھی نہ ہوگی۔

عرض: اس دفعہ معاف فرمادیں حضرت کی ناراضی کی برداشت نہیں۔

ارشاد: میں کیا چیز ہوں' اولاد کے لیے ایسے حقوق اللہ تعالیٰ کے احکام میں ان کی ناراضگی کی برداشت نہ ہونا چاہیے۔

عرض: میری غلطی مجھے بتادیا کریں۔

ارشاد: مجھ کو خبر ہی کیا ہو سکتی ہے۔

عرض: حضرت مجھ میں خودرائی کا مرض ہے' حضرت علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: صرف خودرائی ہی نہیں' ناعاقبت اندیشی بھی' بی رحمی اور سنگ دلی بھی۔ ان سب کا علاج کرو۔ ایک ایک کر کے جو نہ معلوم ہو۔ پوچھو۔

عرض: حضرت اقدس میں آئندہ ایسی حماقت کبھی نہ کروں گی۔ کسی بچہ کو اکیلا سوتا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔ لیکن حضرت کی ناراضی کے خیال سے دل بے چین ہے۔ کسی پہلو قرار نہیں۔ حضرت معاف فرمادیں۔

ارشاد: دل خوش ہوا کہ تم کو دین کا خیال ہے۔ میں بالکل ناراض نہیں دل سے دعا کرتا ہوں۔

عرض: اب میں حسب ارشاد ایک ایک کر کے اپنے تینوں مرضوں کا علاج کرواؤں گی۔ حضرت اقدس! مجھ میں خودرائی کا مرض ہے اپنی مرضی کے مطابق چلنا چاہتی ہوں۔ حضرت اس کا علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: چند روز تک ایسی عادت اختیار کرو کہ جو کام کرنا چاہو فوراً مت کرو کم از کم ماسٹر صاحب ہی سے مشورہ کر لیا کرو۔ مگر جو بالکل معمولی کام ہو یا فوری کرنے کے ہوں وہ اس سے

تالیفات حکیم الامتؒ تھانویؒ

مستثنیٰ ہیں۔

عرض: اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت مجھ سے خوش ہو گئے۔ آئندہ حسب ارشاد سوچ سمجھ کر کام کیا کروں گی۔ اور جس طرح میرے شوہر کہا کریں گے۔ اسی طرح کیا کروں گی۔ صرف اپنی ہی رائے سے نہ کروں گی۔

ارشاد: جزاک اللہ تعالیٰ

ناعاقبت اندیشی کا علاج

عرض: حضرت اقدس ایک مرض مجھ میں ناعاقبت اندیشی ہے کام کرتے وقت سوچتی نہیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ بعض اوقات کام خراب ہو جاتے ہیں۔ حضرت اقدس! اس مرض کا علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: جب ایسی غلطی ہو جائے۔ ۴ رکعت نفل فوراً وضو کر کے پڑھو انشاء اللہ نفس ٹھیک ہو جائے گا۔

بقیہ مضمون

کل میں نے اپنے شوہر صاحب کی معرفت چھوٹی پیرانی صاحب کے ساتھ کیرانہ جانے کی اجازت لی تھی۔ پیرانی صاحبہ فرماتی ہیں کہ تمہارے شوہر کو تکلیف ہوگی۔ اور بڑی لڑکی جس کو گھر میں چھوڑ جانے کا ارادہ ہے' اداس ہوگی۔ میں سمجھ گئی ہوں کہ پیرانی صاحبہ کا فرمانا ٹھیک ہے' اس لیے اب دوبارہ حضرت کو اطلاع کرتی ہوں کہ میں حضرت پیرانی صاحبہ کے ساتھ کیرانہ نہیں جاؤں گی۔

جواب حضرت: الحمد للہ عاقبت اندیشی کے آثار شروع ہو گئے۔ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ بڑی لڑکی یہاں رہے گی ورنہ میں اس کو گوارہ نہ کرتا' اب جو کچھ رائے قائم کی ہے' ٹھیک ہے۔

بے رحمی کا علاج

عرض: حضرت اقدس! میرا تیسرا مرض بے رحمی ابھی باقی ہے اس کا علاج ارشاد فرمائیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: سب بچوں کے ساتھ قصداً برتاؤ رحم دلی کا کیا کرو۔ گو دل میں رحم نہ ہو۔ اس برتاؤ سے خود بخود مادہ رحم کا پیدا ہو جائے گا۔

سوتیلی بیٹی سے سختی کا تدارک

عرض: حضرت اقدس میری ایک سوتیلی لڑکی ہے' کوتاہیوں پر بعض دفعہ اسے مارتی ہوں۔ ایک دو دفعہ اسے چوٹ آ گئی۔ میں نے لکڑی سے مارا۔ پھر ندامت ہوئی۔ توبہ کر لی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی دل پر تقاضا تھا کہ لڑکی سے بھی معافی مانگوں لیکن یہ خیال آیا کہ اس سے وہ اور زیادہ بگڑے گی۔ اثر اچھا نہ ہوگا۔ حضرت ارشاد فرمائیں کہ اس کا تدارک کس طرح کروں؟

ارشاد: اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو کہ وہ خوش ہو جائے۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ص ۱۷۰)

مضمون:

فی الحال میں نے قصد السبیل سے مشغول عامی کا دستور العمل شروع کر دیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

جواب:

یہ تو وظائف ہیں تھوڑے بھی کافی ہیں بڑی چیز احکام کا اتباع اور اعمال کی اصلاح ہے۔

نماز قضا ہو جانے پر جرمانہ

عرض: بچوں کی وجہ سے اکثر نماز نہیں ہوتی لہٰذا عرض ہے کہ جو کچھ ارشاد فرمایا جائے اس کی تعمیل کی جائے گی۔

ارشاد: جب ایک نماز قضا ہو دو وقت کا فاقہ۔ (تربیت السالک ج ۱ ص ۴۴۱)

نماز تہجد کے لیے بیداری کا طریق

عرض: حضرت اقدس پہلے تو تہجد پڑھنے کا بہت شوق تھا شاید ہی کسی دن لڑکی کے رونے اور

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

جاگنے کی وجہ سے ناغہ ہوتا ہو مگر اب کئی دفعہ سستی ہو جاتی ہے راتیں چھوٹی ہو گئی ہیں جب الارم بجتا ہے تو مجھے تو جاگ بھی نہیں آتی میرے شوہر مجھے جگا دیتے ہیں دل میں خیال ہوتا ہے کہ دو منٹ میں ذرا آنکھیں کھل جائیں تو اٹھتی ہوں مگر آنکھیں کھلتی تو ہیں ہی نہیں نیند ہی آ جاتی ہے اس طرح صرف کسی کسی دن ناغہ ہو جاتا ہے جانتی ہوں کہ اٹھنا اختیاری ہے مگر صرف کسی کسی دن اس اختیار کو کام میں نہیں لاتی۔ چونکہ ڈیڑھ ماہ سے ایسا ہو رہا ہے اس لیے حضرت کو اطلاع کر دی حضرت اقدس علاج ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: ہمت کے سوا کچھ علاج نہیں۔

چھوٹے بچے کے رونے کے سبب ناغہ تہجد

مضمون:

میں اللہ کے فضل سے تہجد پڑھتی ہوں لیکن چھوٹا بچہ اس وقت جاگ پڑتا ہے اور روتا ہے ایک خط میں حضرت نے بچے کو روتا ہوا چھوڑ کر تہجد پڑھنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ بچے کے رونے کی وجہ سے کثرت سے ناغے ہونے لگے ہیں۔ جب بچہ نہیں روتا پڑھ لیتی ہوں۔ لیکن موقع کم ملتا ہے حضرت ارشاد فرمائیں کہ اسی طرح کرتی رہوں یا عشا کے ساتھ تہجد کے نفل پڑھ لیا کروں۔

جواب:

ضرور ایسا ہی کیا جائے اور اگر کسی روز موقع مل جائے آخر رات میں بھی پڑھ لیں (ملفوظات و مکتوبات اشرفیہ ص ۱۷۳)

بیماری کی وجہ سے کمی معمولات میں مضر نہیں

عرض: میں بیمار بہت نہیں ہوں۔ بعض دن نیند کے غلبہ یا بیماری کی وجہ سے ناغہ ہو جاتا ہے۔ اس دن ملال ہوتا اور ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں بھوکی ہوں۔ دن میں جب پورا

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

کرلیتی ہوں تو تسلی ہوتی ہے۔

ارشاد: مبارک حالت ہے۔

عرض: لکھنؤ بغرض علاج آئی ہوں حکیم صاحب زیادہ سونے کی رائے دیتے ہیں جس سے معمول میں کمی ہوگی اب حضرت جیسا ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: جتنا سونے کا وہ بتلاتے ہیں اس سے زیادہ سوؤ۔ صحت کاملہ تک معمول میں تخفیف کردو۔ ثواب پورا ملے گا۔ (النور۔ رمضان ۱۳۵۳ھ)

بیماری میں ناغہ کا کچھ حرج نہیں

عرض: میرے شوہر کی والدہ چار ماہ سے بیماری ہے ان کی بیماری کی وجہ سے وظیفہ کبھی ناغہ ہوجاتا ہے۔

ارشاد: کچھ حرج نہیں بیماری کی خدمت کا ثواب بھی کچھ کم نہیں۔

عرض: اور جب سے ناغہ ہونے لگا ہے تب ہی سے میرا خیال ورد وظائف کرنے کے وقت خدا پاک کی طرف نہیں لگتا ہے میں کیا کروں۔

جواب:

حتی الامکان کرتی رہو۔

عرض: اس وجہ سے میں نے آپ کی طرف کوئی خط نہیں لکھا کیونکہ میں آپ سے سخت شرمندہ ہوں۔

ارشاد: شرمندگی کا تدارک یہی ہے کہ حالت سے اطلاع دینا شروع کردیں۔

عرض: پھر عرض ہے کہ اگر وہ بیمار نہ ہوتے اور مجھے ان کی خدمت کرنی نہ پڑتی تو خدا کے حکم سے اور آپ کی دعا سے ناغہ نہ ہوتا۔

ارشاد: ایسے ناغہ کا کچھ حرج نہیں اس میں بھی ثواب عظیم ہے۔

عرض: میری پھوپھی کے گھر تین ماتم جلد جلد ہوگئے ہیں اور دوسرے دو تین ماہ کھانا پینا اور سونا

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بھی انہوں نے چھوڑ دیا تھا اور رات دن خداوند کریم کی یاد میں مشغول رہتیں اور ہمیں کہتی تھیں کہ ولی وہ شخص ہوتا ہے جو خدا کی یاد سے ایک ساعت بھی غافل نہ ہو اور تیسرے وہ سخت بوڑھی بھی ایک آفت سیاہ میرے پلنگ کے برابر پڑھتی تھی۔ اسے دیکھ کر ڈر گئی ہوں غرض اب ان کو مالیخو لیا ہو گیا ہے کوئی کہتا ہے کھانا پینا اور سونا چھوڑ دینے سے ان کا دماغ پھر گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ ڈری ہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ ماتم بہت جلد ہوئے اور یہ پہلے بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتی رہتی ہیں کہ خدا جانے تیرا قیامت میں کیا حال ہو گا کیونکہ میں بہت گناہ گار ہوں۔

ارشاد: ان کی حالت مرکب ہے مرض سے اور باطنی حالت سے مرض کا تو ان کو علاج اچھی طرح کرنا چاہیے اور اسی علاج کا جزیہ ہے کہ ان کو تنہائی میں زیادہ نہ رہنا چاہیے اور جو لوگ ان کے پاس رہیں وہ عاقل ہوں کہ ان کی طبیعت کو خوش رکھیں اور باطنی علاج ان کا یہ ہے کہ محنت کم کریں اور میرے رسالہ شوق وطن اور تبلیغ دین میں سے ان کو خدا کی رحمت کا باب سنائیں۔ (مکتوبات حسن العزیز ص ۹۸ ص ۶۹)

عذر میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

عرض: حضرت اقدس اب مجھ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہو گئی ہے مگر ایک تازہ پھوڑا پہلے پھوڑے کے پاس ہی نکل آیا ہے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھوں تو درد ہونے لگتا ہے بیٹھ کر پڑھنے سے زیادہ درد نہیں ہو گا معالج نے بتایا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں پھوڑے کو کوئی نقصان نہیں۔ صرف درد زیادہ ہوتا ہے حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ درد سے بچنے کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھ لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد: کیا مختصر سورتوں سے پڑھنے میں ہی ایسا درد ہوتا ہے جس کا تحمل نہ ہے۔

عرض: حضرت اقدس جب کوئی تازہ زخم پھٹے جیسا کہ آج کل ہے تو کچھ دن تک اگر نماز کھڑی ہو کر پڑھوں تو اٹھنے بیٹھنے کے سبب اس سے ہر دفعہ ضروری مواد بہ جاتا ہے اگر بیٹھ کر پڑھوں تو پھر حرکت نہ ہونے کے سبب کسی وقت بہتا ہے۔ اور کسی وقت نہیں بہتا حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ اگر صرف بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پھوڑا نہ بہے تو میں

تالیفات حکیم الامت تھانوی

معذور ہوں گی یا نہیں؟ اور ایسی صورت میں مجھے نماز بیٹھ کر پڑھنا چاہیے یا کھڑے ہو کر؟

ارشاد: اس حالت میں بیٹھ کر پڑھو۔

عورت نماز میں اپنے شوہر یا والد کے ساتھ کس طرح کھڑی ہو

عرض: ایک عورت اپنے خاوند یا باپ کے ساتھ بلا شرکت دوسرے مرد کے نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہاں بالکل ٹھیک پیچھے کھڑی ہو برابر میں کھڑی نہ ہو۔ (مکتوبات حسن العزیز ص ۸۴)

نماز عشاء سے پہلے وظیفہ پڑھنا

عرض: میں جب عشاء کی نماز پڑھتی ہوں تو وتروں ہی سے مجھے نیند آنا شروع ہو جاتی ہے اور نماز کے بعد جو درود وغیرہ کی تسبیحیں پڑھتی ہوں وہ نہیں پڑھی جا سکتیں میں نے مختلف تدبیریں کیں یہ بھی کیا کہ دوپہر کو سو لی۔ اور یہ بھی کہ عشاء اول وقت پڑھی آنکھیں بھی ملتی ہوں۔ غرض کس طرح نیند نہیں دفع ہوتی اور نیند نماز اور وظیفہ ہی میں آتی ہے۔ اگر باتیں کیے جاؤں تو نیند نہیں آتی ایسی حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔

ارشاد: تم عشاء کی نماز سویرے پڑھ لیا کرو یعنی آفتاب غروب ہونے سے ڈیڑھ گھنٹے بعد اور کھانا بعد نماز کے کھایا کرو۔ اور وظیفہ نماز عشاء سے پہلے پڑھ لیا کرو۔ (النور ص ۱۸۳)

زمانہ حیض میں تلاوت قلبی کی اجازت

سوال: گھر میں سے حضور والا سے بیعت ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ حضور والا کی توجہ سے نماز روزہ کی پابند ہیں۔ تلاوت قرآن شریف بھی کرتی ہیں۔ نصف پارہ روز پڑھتی ہیں۔ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھی پڑھتی ہیں۔ بہشتی زیور بھی پڑھا کرتی ہیں۔ بہشتی زیور بھی پڑھا کرتی ہیں۔ کچھ سورتیں حفظ کر لی ہیں۔ جس زمانہ میں نماز معاف ہے۔ اس وقت مجھ سے دریافت کیا کہ ہم کو جو حفظ ہے اسے پڑھ لیا کریں۔ میں نے منع کر دیا تو اس زمانہ میں تو وہ سورتیں بھول

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

جاتی ہیں۔ از سر نو بہت محنت سے یاد کرتی ہیں۔ مجھ سے کہا کہ حضرت کی خدمت میں ہماری طرف سے لکھو جیسا ارشاد ہوگا تعمیل کی جائے گی۔

جواب: ان سے کہئے کہ بدون حرکت لسان دل دل میں ان سورتوں کو دہرالیا کریں۔ (تربیت السالک ج ۲ ص ۹۴۰)

ایام حیض میں نجاست کے تسلسل کے وقت کچھ پڑھنا خلاف ادب ہے

عرض: ایک خاتون نے خط میں سوال کیا کہ ایام حیض میں قرآن مجید کی چند سورتوں کی تلاوت کا سونے کے وقت جو معمول ہے وہ جاری نہیں رہتا اس وقت مجھے کیا پڑھنا چاہیے۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔

لا الہ الا اللہ اور استغفار پڑھا کریں۔ لیکن جس وقت نجاست کا تسلسل ہو اس وقت یہ بھی نہ پڑھیں خلاف ادب ہے جیسے استنجا کے وقت (مجالس حکیم الامت ص ۱۲۷)

عورت ذکر بلا جہر و بلا ضرب کرے

سوال: اور بعد تہجد کے وہ بھی ذکر بارہ تسبیح جہر یا خفی کرتی رہے یا نہ۔

جواب: اور وہ بارہ تسبیح کرنا اگر چاہیں بلا جہر و بلا ضرب کریں۔ (تربیت حصہ ششم ربع اول ص ۱۰۸)

عرض: قصد السبیل میں اسم اللہ بلا ضرب پڑھنے کا ارشاد ہے ویسا ہی پڑھتی ہوں مگر جی چاہتا ہے کہ ضرب کے ساتھ پڑھوں۔ الحمدللہ کے ذکر سے روز بروز لذت پاتی ہوں۔

ارشاد: ضرورت تمہارے لیے مناسب نہیں۔ (ریاض الفوائد ص ۳)

عرض: میرا شوہر حضور سے عقیدت رکھتا ہے اس لیے مجھ کو بھی شوق پیدا ہوا۔ بہشتی زیور کو سبقاً سبقاً پڑھا۔ حضور سے درخواست کر کے قصد السبیل پر عمل کرنے کی اجازت حاصل کر کے عامل ہوں قصد السبیل میں اللہ بلا ضرب پڑھنے کا ارشاد ہے مگر جی چاہتا ہے کہ ضرب سے پڑھیں۔ اصلاح حال وتزکیہ قلب کی طلب ہوں۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: ضرورت مناسب نہیں اور اول تو یہ کافی ہے۔ اگر ہمت ہو تو تہجد بھی شروع کر دیں اور میری تالیفات میں سے تم نے کیا کیا دیکھا ہے اس کے بعد بات میں بھی مشورہ دوں گا مگر جواب کے ساتھ یہ خط بھی آنا چاہیے۔

دستور العمل نسواں

جب مستورات کی رجوعات زیادہ بڑھیں تو حضرت نے ایک دستور العمل ایسا تجویز فرمایا جو ہر بی بی کو بتا دیا جاتا ہے۔ اس کی نقل یہ ہے۔

- بعد عشاء تہجد چار رکعت
- اگر طبیعت متحمل ہو تو بعد تہجد پانچ تسبیح **لا الہ الا اللہ** کی درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھایا کرو پھر بتدریج ایک ایک تسبیح بڑھایا کرو اور دس تسبیح تک پہنچاؤ جہاں تک تحمل ہو۔
- دوسرے وقتوں میں جب یاد آ جائے استغفار یا درود شریف پڑھتی رہیں۔
- بعد نماز پنجگانہ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔
- میری کتابوں میں سے بہشتی زیور اور اصلاح الرسوم پوری دیکھ کر پابندی رکھیں اور تسہیل المواعظ کی جلدیں منگا کر روزانہ دیکھا کریں۔
- سب گناہوں سے اور خصوصاً زبان کے گناہوں سے سخت پرہیز رکھیں۔
- اگر کبھی کبھی اپنے حالات سے اطلاع دی جائے تو ان شاء اللہ سلسلہ تعلیم جاری رہے گا۔ (حسن العزیز ج ۳ ص ۳۸)

ذکر بارہ تسبیح میں شرط

عرض: حضرت اقدس اب میں ذکر بارہ تسبیح اور عاصی مشغول کا دستور العمل کر رہی ہوں۔

ارشاد: مگر ضرب نہ لگانا۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ذکر جہر میں آواز کتنی بلند ہو

عرض: حضرت اقدس کیا اتنی آواز سے ذکر کرلوں کہ میرے شوہر سن لیں۔

ارشاد: اتنے کا مضائقہ نہیں لیکن شوق میں آواز بڑھ نہ جائے۔

عرض: حضرت اقدس میں ذکر بارہ تسبیح کیا کرتی ہوں۔ آج کل تھانہ بھون کے قیام میں فرصت کچھ زیادہ ہے۔ اگر حضرت اقدس مناسب خیال فرمائیں تو کوئی وظیفہ مدت قیام کے لیے بڑھا دیں۔

ارشاد: بارہ تسبیح کے اجزاء میں سے جس جزو سے زیادہ دلچسپی ہو اس کی مقدار باندازہ فرصت بڑھا لیں نئے وظیفہ سے یہ زیادہ نافع ہوتا ہے۔ (ملفوظات و مکتوبات اشرفیہ ص ۱۶۶)

غفلت کی ایک قسم

عرض: چاہیے تو یہ تھا کہ بیماری کے بعد عبرت ہوتی مگر میں تو بھول بھول جاتی ہوں۔

ارشاد: یہ غفلت مذموم نہیں۔

ذکر کی حسرت

عرض: ارشاد فرمائیں کہ مجھے کس طرح یاد رہا کرے تا کہ اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گذرے۔

میرے پاس تو سوائے حسرت کے کچھ نہیں۔

ارشاد: یاد کی تمنا اور کمی پر حسرت' یہ بھی یاد کی ایک قسم ہے۔ (ملفوظات و مکتوبات اشرفیہ ص ۵۷)

ذکر کا اثر

ہمشیرہ عزیزہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جو تعلقات ضروری ہوں وہ تو باطن کو مضر نہیں ہوتے اگرچہ سردست ذکر اثر محسوس نہ ہو مگر نفع برابر ہوتا ہے۔ اور وقت خاص پر معلوم بھی ہو جاتا

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ہے اور جو تعلقات فضول ہیں ان کو ترک کر دیا جائے۔ (حسن العزیز ج۱ ص۱۰)

حالت ضعف میں ذکر

عرض: ضعف کی حالت میں جب تک ذکر باقاعدہ شروع نہ ہو۔ اس وقت تک میں اپنا وقت کس طرح صرف کروں کہ میری توجہ اللہ کی طرف رہے۔

ارشاد: دل میں لا الہ الا اللہ یا استغفار پڑھتی رہو۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص۱۶۲)

نماز میں دل لگنے کا طریقہ

عرض: حضرت اقدس نماز میں اچھی طرح دل نہیں لگتا یہی جی چاہتا ہے۔ کہ جلد فارغ ہو جاؤں اسی طرح دعا میں بھی ہوتا ہے۔ جلدی سے دعا ختم کر دیتی ہوں۔ دیر تک دعا مانگنے میں طبیعت گھبراتی ہے۔ حضرت ارشاد فرمائیں کہ نماز اور دعا میں دل کس طرح لگاؤں۔

ارشاد: بتکلف لگاؤ خواہ لگے یا نہ لگے بتکرار ایسا کرنے سے لگنے لگے گا۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ)

وساوس کا علاج

عرض: حضرت اقدس نماز میں اور قرآن شریف پڑھتے وقت کئی طرح کے خیالات دل میں آجاتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش پر بھی آتے رہتے ہیں۔ حضرت اقدس یہ خیالات کس طرح دور ہوں؟

ارشاد: جو خیال بلا ارادہ آئے وہ مضر نہیں۔ کچھ پرواہ نہ کرو۔

دل لگانا ضروری ہے

عرض: یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ یہ گنہگار کیا کرے۔ جس سے نماز اور قرآن پڑھتے وقت خوب دل لگے۔

ارشاد: اپنی طرف سے لگاؤ۔ پھر خواہ لگے یا نہ لگے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

انہوں نے نماز کی درستی کا طریقہ پوچھا ہے تعلیم الدین کے باب پنجم میں بندہ نے لکھا ہے اس کو شروع کر کے مجھے اطلاع دیں باقی لذت دوسری چیز ہے اس کے درپے نہ ہوں۔ کہ موجب پریشانی ہے۔ تہجد کے وقت اگر آنکھ نہ کھلے عشاء کے ساتھ ان کو لکھ دیجئے کہ پڑھ لیا کریں۔ (حسن العزیز ج ا ص ۳۶ مطبوعہ تھانہ بھون)

نماز میں لذت آنا اختیاری شے نہیں

عرض: آج میری اہلیہ کا خط آیا اس وقت مناسب یہی سمجھتا ہوں اور دل یہی چاہتا ہے۔ اس لیے نقل نہیں بھیجتا ہوں بلکہ اصل خط بھیجتا ہوں حضور سے پردہ ہی کیا ہے۔ میں غلام وہ لونڈی اپنے آقا سے کیا حجاب۔

ارشاد: بے شک واللہ اس کی مجھ کو بے حد قدر ہوئی اور بجز میرے وہ خط کسی نے نہیں دیکھا۔ آپ کا خط اور ان کا خطن پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ بڑی خوشی اس بات کی ہے۔ کہ حق تعالیٰ نے باہم الفت عطا کی ہے جو کہ عین سنت نبویہ ہے **اللھم زد فزد** ۔انہوں نے نماز کی درستی کا طریق پوچھا ہے۔ تعلیم الدین کے باب پنجم میں بندہ نے لکھا ہے۔ اس کو شروع کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔ باقی لذت دوسری چیز ہے یہ اختیاری نہیں اس کے درپے نہ ہوں کہ موجب پریشانی ہے۔ تہجد کے وقت اگر آنکھ نہ کھلے عشاء کے ساتھ ان کو لکھ دیجئے کہ پڑھ لیا کریں۔ (مکتوبات حسن العزیز ا ص ۲۶،۳۵)

نفس کی موافقت ومخالفت

عرض: میری ہمسایہ نیک بیبیاں ہیں۔ حضرت نے ان کے گھر جانے کی مجھے اجازت فرمائی تھی۔ چنانچہ جاتی رہی۔ اب ایک بات یہ پیش آئی کہ جب ان گھروں میں کوئی نئی عورت مہمان آتی ہے تو دل میں بہت تقاضا ہوتا ہے۔ کہ اس کو دیکھوں اور جب پتہ لگ جائے کہ گھر میں کوئی مرد نہیں تو کوٹھے پر چڑھ کر یا کسی اور طریقہ سے اسے دیکھ ہی لیتی ہوں۔ اس طرح دس بیس منٹ باتیں کرتے بھی لگ جاتے ہیں۔ اگر حضرت اقدس اجازت فرما دیں تو دیکھ لیا کروورنہ چھوڑ دو۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: ایک بار نفس کی موافقت کرو ایک بار مخالفت اور باتیں گناہ کی یا فضول مت کرو۔ اور ملنے کے وقت اچھے کپڑے مت پہنو۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ ص ۱۶۹)

مجاہدہ

عرض: حضرت اقدس ارشاد فرمادیں کہ دل پر بوجھ ڈال کر اور طبیعت کو مجبور کر کے کسی ایسی عورت کی خدمت کرنا جس کی بدتمیزیوں کی وجہ سے تکلیفیں پہنچی ہوں۔ خلاف خلوص تو نہیں؟

ارشاد: نہیں بلکہ مجاہدہ ہے۔ جس میں زیادہ اجر ہے۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۲۷۱)

شوہر کی ناراضی ختم کرنے کی سہل تدبیر

عرض: اگر میرے شوہر صاحب کسی بات پر مجھ سے ناراض ہو جائیں تو میں منت سماجت کر کے منالیتی ہوں، تب آرام آتا ہے لیکن بعض اوقات جب اپنی غلطی دل کو نہیں لگتی تو معافی مانگنے کو جی نہیں چاہتا حضرت ارشاد فرمائیں کہ ایسے وقت میں کیا کروں؟

ارشاد: خواہ غلطی سمجھو یا نہ سمجھو اقرار کر کے شوہر سے پوچھ لیا کرو کہ غلطی ہے یا نہیں۔ اگر وہ غلطی بتلادیں عذر کرلیا کرو۔

لاپرواہ شوہر کو مطیع کرنے کی تدبیر

عرض: ایک عورت نے حضرت والا کی خدمت میں لکھا کہ میرا شوہر فلاں عہدہ پر ہے اور میری جانب سے بالکل لاپرواہ ہے جو برتاؤ مرد اور عورت منکوحہ میں ہوتا ہے۔ وہ نہیں بلکہ ایک داشتہ عورت رکھے ہوئے ہیں جو میرے مکان سے بیس قدم کے فاصلہ پر ہے شب کو وہاں سوتا ہے اور میں اکیلی ہوتی ہوں اور بے حد تنگ دست ہوں۔ وہ عورت مجھ کو نکلوانا چاہتی ہے۔ اور خادمہ شکل وصورت میں یکتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ میرے رب کو کیا منظور ہے۔ اب میرا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے ہو جائیں کہ میرے کہنے پر عمل درآمد کریں اور داشتہ کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ حق تعالیٰ کے خاص بندوں

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

میں سے ہیں اگر اس خادمہ کی حالت پر توجہ نہ کی تو میدان حشر میں آپ کا دامن پکڑ کے اپنے نانامیاں سے فریاد کروں گی۔فقط خادمہ.................بقلم خود

ارشاد: السلام علیکم! تمہارا خط آیا۔اصل تدبیر دو ہیں۔ایک خدمت اور اطاعت اور خوش آمد' دوسری دعا میں بھی دعا کرتا ہوں۔اصل تدبیر تو یہ دو ہیں۔باقی شاید تم عمل وظیفہ چاہتی ہو سو میں عامل نہیں مگر یہ بزرگوں سے سنا ہوا لکھے دیتا ہوں۔بعد عشاء ۱۱ سو بار یا لطیف یا ودود مع اول و آخر درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر دعا کریں۔اب ایک دو نصیحت لکھتا ہوں۔(تم کو چاہیے تھا کہ گھر کے کسی مرد سے خط لکھواتیں غیر مرد کو خط لکھنا مناسب نہیں۔

- خط میں اپنی شکل وصورت کی تعریف لکھنا تہذیب کے خلاف ہے۔
- جس سے اعتقاد ہو اس کو ایسی بات لکھنا کہ حضرت میں دامن گیر ہوں گی بہت بدتمیزی ہے پھر یہ تمہارے قبضہ کی بات بھی نہیں اور جس بات پر دھمکی دی ہے وہ میرے بھی قبضہ کی بات نہیں۔
- پھر جواب کے لیے ٹکٹ بھی نہیں بھیجا۔(کمالات اشرفیہ ص ۱۸۱'۱۸۲)

عرض: ایک میرے رشتہ دار کا کسی عورت سے ناجائز تعلق ہے اور وہ اپنی بیوی کی طرف مخاطب نہیں بلکہ سخت ایذا پہنچاتا ہے۔اور والدین سے الگ ہو گیا ہے براہ مہربانی اس کی بیوی کی حالت پر رحم فرما کر کچھ تجویز عطا فرمائیں۔

ارشاد: ان صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں اور ان کی بیوی سے کہہ دیجئے کہ بعد عشاء گیارہ سو مرتبہ یالطیف یا ودود اول وآخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر شوہر کے مہربان ہونے اور اس ناجائز تعلق سے نفرت ہونے کے لیے دعا کریں۔(ریاض الفوائد ص ۳۱)

پردہ کی تاکید

عرض: پردہ کے متعلق میں نے بہت چاہا مگر یہ ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ عورتوں کو جہالت سے محفوظ رکھے۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ارشاد: خدا جانے چاہنے کے کیا معنی جو صورت میں بتلاتا ہوں وہ کیجئے وہ یہ کہ ایک روز بی بی اور ساس اور سب گھر والوں کو ایک جگہ بٹھلا کر ان سب سے کہئے کہ فلانی کو مجھ سے پردہ کراؤ اور سب مل کر تاکید کرو کہ مجھ سے پردہ کرے ورنہ میں گھر میں آنا بالکل چھوڑ دوں گا۔ پھر یہ انتظام کر کے مجھ کو اطلاع دیجئے اب جب تک یہ انتظام نہ کرلیا جائے میرے پاس خط نہ آئے۔

عرض: مگر میں نے اپنی طرف سے یہ انتظام کرلیا ہے کہ میں گھر میں بہت کم جاتا ہوں اور اگر جاتا ہوں تو دروازہ سے سیدھا نیچی نظر کئے دوسرے مکان میں جہاں صرف میری بیوی آسکتی ہے چلا جاتا ہوں۔ اس صورت سے امید ہے کہ فتنہ سے محفوظ ہوں گا۔

ارشاد: یہ کہ آپ کی ناواقفی ہے مکائد نفس وشیطان سے اس میں انسداد کا فتنہ کا نہ ہوگا۔ اصل میں آپ کا نفس یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس کا جی برا ہو۔ (تربیت السالک ج ۲ ص ۱۰۹، ۱۹۹)

سامان قدرت نہ ہونے کی صورت میں پردہ معاف ہے

عرض: کسی نے لکھا کہ حضرت میں بہت غریب ہوں اور بی بی ہے لیکن بی بی بے پردہ رہتی ہے۔ یہ اوقات نہیں کہ پردہ لگا دوں تو ہم کیا کریں۔ فرمایا کہ جب پردہ کے سامان پر قدرت نہیں ہے تو معاف ہے۔ البتہ عورت کو سمجھا دیا جائے کہ جب کسی نامحرم کا سامنا ہو تو بجز چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے ایک بال بھی کھولنا نامحرم کے سامنے جائز نہیں۔ (کمالات اشرفیہ ملفوظ نمبر ۷۵)

لاپرواہ شوہر کی ناراضگی معصیت نہیں

عرض: جو آپ نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ جس کا شوہر بیوی سے ناخوش ہو اس کی نماز مقبول نہیں ہوتی اس لیے میری طبیعت ہر وقت خراب رہتی ہے اور کبھی کبھی رونے لگتی ہوں کہ میں نماز پڑھتی ہوں جب بھی اکارت جاتی ہے لیکن میں اپنے حتی المقدور میں کسی اپنی خطا سے ناراض نہیں کرتی لیکن کیا کروں مجبور ہوں، کئی برس کا عرصہ ہوا نہ کبھی روتی

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

دی اور نہ کبھی کپڑا دیا اور ہمیشہ سے یہ چاہتی ہوں کہ یہی مجھے روٹی کپڑا دیوے، اتنی حیثیت میرے والد صاحب کی نہیں کہ میرا اور بچوں کا میرے ساتھ خرچ اٹھائیں مجھ کو نماز کی تسلی کس طرح ہو۔

ارشاد: وہ بات اس کے لیے ہے جس کا شوہر کسی خطا پر ناراض ہو ورنہ شوہر خود گناہ گار ہوگا تم تسلی رکھو۔

عرض: جو پڑیاں چل رہی ان رنگوں کے ڈوپٹہ سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

ارشاد: فتوے سے ہو جاتا ہے اگر کوئی بچے تو زیادہ احتیاط کی بات ہے۔ (ریاض الفوائد ص ۶۵)

ضعیفہ معذور کو روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے

عرض: ایک عورت نے تمام عمر رمضان کے روزے نہیں رکھے اب بڑھاپہ میں ہوش ہوا۔ اب رمضان میں تو بمشکل ادا کرتی ہے۔ مگر قضاء رکھنے کی ہمت اور طاقت نہیں بتلاتی وہ چاہتی ہے کہ فدیہ سے ادائیگی ہو جائے کیا کوئی صورت ہو سکتی ہے۔

ارشاد: ایسی حالت میں فدیہ دے دینا جائز ہے۔ (مکتوبات حسن العزیز ج ۱ ص ۹)

جس عورت کا کوئی محرم حج میں ساتھ نہ ہو کسی با محرم عورت کے ساتھ اس کا سفر

سوال:

باہر سے ایک سوال آیا کہ ایک صاحب حج کو جا رہے ہیں ان کے ساتھ ان کی خالہ بھی ہیں اور ایک دوسری معمر عورت جو ان کی محرم نہیں ہے۔ وہ بھی ان کی خالہ کے ساتھ سفر حج میں شریک ہونا چاہتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے۔

ارشاد: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حنفی مذہب میں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں اور شافعی مذہب میں اگر ثقہ عورتیں ہمراہ ہوں تو اجازت ہے اور حنفی کو کسی خاص مسئلہ میں شافعی کی تقلید بوقت ضرورت جائز ہے۔ ضرورت کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا۔ (اشرف علی

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

۲۲ رمضان ۱۳۵۰ھ) (مجالس حکیم الامت ص ۲۹۰)

عمر رسیدہ عورت کو بھی سفر حج اپنے محرم کے ساتھ کرنے کا حکم

ایک صاحب کا خط آیا کہ فلاں بی بی میری عزیزہ جو عمر رسیدہ ہیں میرے ساتھ حج کو جانا چاہتی ہیں ان کو اپنے ہمراہ لے جا سکتا ہوں۔

حضرت نے تحریر فرمایا جب تک کوئی محرم ہمراہ نہ ہو جائز نہیں۔

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ سفر میں عورت کو تنہا جانے سے جو منع کیا گیا ہے اس کی وجہ خلوت معلوم ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ سفر میں بہت موقع ملتا ہے۔ فساد کا' دور دور تک کوئی امداد کرنے والا نہیں ہوتا۔ محرم کے ساتھ ہونے سے خود عورت کے قلب میں بھی ایک قسم کی قوت ہوتی ہے۔ اگر کوئی بات ہوئی تو آواز دینے پر موجود ہو سکتا ہے۔ اور خبر لے سکتا ہے۔ اور حضرت یہ حکمتیں اور علل تو ہم گھڑ رہے ہیں اصل چیز تو شریعت کا حکم ہے اگر چہ کوئی بھی حکمت ہماری سمجھ میں نہ آئے۔ (ملفوظات اشرفیہ ص ۱۵ بحوالہ اشرف الاحکام ج ۳ ص ۳۸' ۳۹)

جنت میں جانے کے خواب کی تعبیر

عرض: از طرف خادمہ............ بعد سلام مسنون دست بستہ عرض ہے کہ خادمہ نے آج شب ایک خواب دیکھا ہے۔ یعنی خادمہ نے آج خواب میں حق تعالیٰ شانہ کو دیکھا ہے کہ میرے سامنے تشریف رکھتے ہیں بس ایک صورت ایسے انسان کی ہے جو نہ زیادہ بوڑھا اور نہ زیادہ جوان اور وہ یعنی حق تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم جنت میں نہ جاؤ گی۔ پس خادمہ کو ایسے خواب سے تو بہت خوشی ہوئی کہ حق تعالیٰ کی زیارت ہوئی مگر اس ارشاد کو سن کر آج مجھ کو سخت وحشت ہے اور دل گھبرا رہا ہے اور روئی بھی ہوں اور کسی کام میں جی نہیں لگتا۔ کہ نہ معلوم اس ارشاد کا کیا مطلب ہے!

ارشاد: جو خواب شرع کی موافق نہ ہو اس میں تاویل ہوتی ہے۔ اور شرع کا قانون ہے ہر مومن جنت میں جائے گا نیز کسی خاص شخص کی نسبت یہ اعتقاد کہ جنت میں نہ جائے گا۔ بدوں وحی کے محض خواب پر یہ بھی شرع کے موافق نہیں اس لیے اس خواب کی

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

تاویل یہ ہے کہ تم خود نہیں جاؤ گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ لے جائے گا واقعی جو جائے گا خود کیا جاتا اللہ ہی لے جائے گا۔

کھلی بشارت

عرض: ازطرف خادمہ.................. بعد سلام مسنون عرض ہے کہ خادمہ نے دو خواب دیکھے ہیں اطلاعاً عرض کرتی ہوں۔

- کچھ سوتی ہوں کچھ جاگتی اس حالت میں اپنے آپ کو مدینہ منورہ میں روضہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانب جہاں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ بیٹھا ہوا دیکھا۔ روضہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ تھا اور دائیں جانب میری تھوڑے فاصلہ سے بہت عورتیں ہیں اور ایک بی بی صاحبہ میرے سامنے بیٹھی ہیں ان کے متعلق ان عورتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرت عائشہؓ ہیں اور ان بی بی صاحبہ کا رخ میری طرف ہے۔ یعنی وہ قبلہ رخ تشریف رکھتی ہیں تو ان بی بی صاحبہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گی اس کے بعد وہ اٹھیں اور لوٹا لے کر بیت الخلاء کی طرف تشریف لے گئیں میں پیچھے پیچھے چلی پھر آنکھ کھل گئی۔
- کھلی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اعمال صالحہ پر استقامت بخشے کہ یہ بشارت اسی کا ثمرہ ہے۔
- اور دوسرا خواب یہ دیکھا ہے کہ ایک بہت بڑا مکان ہے جس کے دروازے بھی بہت ہیں وہاں بہت سی عورتیں ہیں مگر میرے پیچھے ایک سانپ آ رہا ہے اس سے بھاگتی پھرتی ہوں اور چھپتی جاتی ہوں۔ مگر جہاں میں بھاگ کر پھرتی ہوں اور چھپتی ہوں سانپ بھی وہیں پہنچتا ہے مگر مجھے کاٹتا نہیں۔

ارشاد: یہ نفس ہے کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے کہیں جائے مگر یہ بھی دکھلا دیا کہ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

اولاد کو دین کے لیے وقف کرنے کی نیت

عرض: ازطرف خادمہ............ بعد سلام مسنون عرض ہے کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ دوپہر کے وقت خاکسار کے دل میں یکا یک یہ بات آئی تجھے اپنے اس بچہ کو (اس وقت بچہ کی عمر دس ماہ کی ہے) دین کے لیے وقف کر دینا چاہیے تو حضور والا اب میں اس خیال پر عمل کروں یا نہیں باقی دنیا کا کام جہاں تک ہو سکے میں اس سے خود نہیں کرانا چاہتی۔

❁ دوسری یہ بات دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اس بچہ کو دین کے لیے وقف کر دینے کے بعد اس بچے سے اپنا دنیا کا کام کرانا مجھ کو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد: یہ نیت مبارک ہو مسجد وقف ہوتی ہے مگر اس میں بیٹھ کر دنیا کا مباح کام کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ خاص اس کی نیت سے مسجد میں نہ گئے ہوں بلکہ عبادت کے لیے گئے ہوں پھر وہاں کھانا آ گیا تو کھانا بھی کھالیا اس سے ثابت ہوا کہ وقف للدین سے دنیا کا کام لینا قصداً نہ چاہیے مثلاً اس کو پرورش اس نیت سے کریں۔ کہ ہمارے دین کے کام آئے لیکن تبعاً دینا کا کام لینا کچھ حرج نہیں ہے۔

عرض: ازطرف خادمہ............ بعد سلام مسنون عرض ہے کہ دو خواب عرض کرتی ہوں۔

❁ ایک خواب تو یہ ہے کہ بندی اکثر اپنے آپ کو کشتی یا کھٹولے پر سوار سمندر کے اوپر تیرتا ہوا دیکھتی ہے اور غرق ہو جانے کا بھی ڈر لگتا ہے۔ مگر ڈوبتی نہیں کبھی ایسے خواب میں رات نظر پڑتی ہے کبھی دن نظر پڑتا ہے۔

ارشاد: اکثر اہل تعبیر دریا کی تعبیر طریقت سے دیتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پار ہو جاؤ گی کام میں لگی رہو۔

بچی کے انتقال پر بشارت

عرض: دوسرا خواب یہ ہے کہ خاکسار بہت بڑے میدان میں ہے وہاں ایک عمدہ باغیچہ اور پختہ مکان ہے وہاں میرے کچھ عزیز بھی ہیں جن میں ایک تو زندہ ہے آج کل بقیہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

عزیزوں کو میں پہچانتی نہیں ہوں ایک کھٹولا آسمان سے اترا اس کھٹولے پر ایک جوان شخص بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ چلو اتنے میں دو عورتیں آئیں اور کہا کہ ہم کو لے کر چلو چنانچہ وہ صاحب ان دونوں عورتوں کو اس کھٹولے میں بٹھلا کر اوپر لے گئے اور نظر سے غائب ہو گئے تھوڑی دیر بعد ان کو لے آئے میرے دریافت کرنے پر ان دونوں عورتوں نے بتایا کہ ہم اپنے لڑکے کی شادی کرنے گئے تھے مگر ہوئی نہیں اس کے بعد اس جوان نے مجھ سے کہا کہ اب تم چلو اور میں اس وقت وضو کر رہی تھی یا نماز پڑھ رہی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی اور ان دونوں عورتوں کو میں پہچانتی نہیں نہ ان کو کبھی دیکھا ہے یہ خواب خاکسار نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا ایک ماہ ہوا جب دیکھا تھا بعض مجبوریوں سے اب تک خدمت شریف میں عرض نہ کر سکی۔

ارشاد: شادی کے لائق ہونا لڑکے کا قرینہ اور اشارہ ہے بالغ اولاد کی طرف جو جوانی میں مر جائے اس پر بھی والدین کو اجر ملتا ہے مگر چونکہ ابھی اس کا معاملہ مکمل نہیں ہوا ہے اس لیے اتنا اجر نہیں ملتا جتنا نابالغ کے مرنے پر اللہ تعالیٰ نے بچی کے انتقال پر بشارت و تسلی دی ہے کہ اس کا اجر زیادہ ہے اور وہ جوان فرشتہ ہیں۔ واللہ اعلم

خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارت کی تمنا

عرض: حضرت اقدس! مجھے آج تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نہیں ہوئی۔ حضرت کی جوتیوں کے صدقہ سے اتنی بات سمجھتی ہوں کہ یہ غیر اختیاری بات ہے اس پر رنج نہ کرنا چاہیے مگر دل میں رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ جس چیز کی محبت غالب ہوتی ہے خواب میں کبھی نہ کبھی وہ چیز نظر آ ہی جاتی ہے۔

ارشاد: اس دعوے کی کیا دلیل ہے۔

عرض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ ہونے سے اپنی محبت کی کمی کا بہت شبہ رہتا ہے۔

ارشاد: اس کی کیا دلیل؟

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

عرض: اس لیے دل پر بہت بوجھ رہتا ہے کہ زیارت سے محرومی کیوں ہے؟

ارشاد: اس کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے اور کیا اس سے کوئی معصیت لازم آئی ؟ اس کا بھی وہی جواب جو پہلی حالت کے متعلق لکھا گیا ہے۔ آئندہ اگر ایسی جہالت کا خط آیا جواب نہ ملے گا۔

ڈراؤنے خواب سے بچنے کا علاج

عرض: میری ہمشیرہ عرصہ دراز سے بیمار ہے جسمانی علاج کرائے گئے پانی دم کر کے پلایا گیا۔ خواب بہت پریشان اور ڈرادینے والے نظر آتے ہیں۔ جس دن کوئی علاج کیا جاتا ہے یا دم کیا ہوا پانی پلایا جاتا ہے۔ تو اس دن خواب میں کوئی کہتا ہے کہ مزا چکھادیں گے اور تمام بدن اکڑ جاتا ہے چنانچہ اب حضور سے عرض ہے کہ ایسے وقت میں حضور کوئی تدبیر فرمائیں کہ مرض دفع ہو یا کوئی تعویذ مرحمت ہو جائے۔

ارشاد: میں عامل نہیں ہوں سوائے دعا کے اور کیا کر سکتا ہوں۔ لیکن آپ کی تسلی کے لیے کچھ بتلائے دیتا ہوں کسی نیک بخت آدمی سے وہ آیتیں جن کا ذیل میں پتہ لکھتا ہوں باوضو لکھوا کر مریضہ کے گلے میں ڈال دیں اور نیز ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا جائے ان آیتوں کی تفصیل مناجات مقبول کے تتمہ ص ۳۴ میں لکھی ہے۔ (ریاض الفوائد ص ۱۹)

ان آیات کی تفصیل یہ ہے۔

- سورۃ الفاتحہ۔
- سورۃ البقر میں آلم سے مفلحون تک
- وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ آخر تک
- وَلِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ختم سورۃ البقر تک
- سورۃ الاعراف میں شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ آخر آیت تک
- سورۃ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ آخر آیت تک
- سورۃ المومنون فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ آخر سورۃ تک

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

- سورۃ الصفات کی شروع آیات لَا زِبٌ تک
- سورۃ الحشر کی آخری تین آیات۔
- سورۃ الجن وَ اَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا آخر آیت تک۔
- سورۃ الاخلاص
- سورۃ الفلق
- سورۃ الناس۔ (تتمہ قربات عند اللہ وصلوٰت الرسول)

دو مبارک خواب

عرض: ایک شخص سفید ریش بزرگ نورانی صورت سفید لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے۔ اور مجھ کو سلام علیک کی میں نے وعلیکم السلام کہا اور اٹھ کر مودب بیٹھ گئی اور وہ بزرگ میرے سرہانے بیٹھ گئے اور یہ فرمایا کہ تو محمد یعقوب کے لیے مت رویا کر اور اپنے شوہر کو بھی منع کر کہ وہ بھی نہ رویا کرے۔ ہم تجھ کو اس سے اچھا یعقوب دیں گے میں نے یہ کہا کہ دینے کو تو خدا نے مجھ کو وہ لڑکا یعقوب دیا تھا مگر زندہ نہ رہا تو کیا کروں بزرگ صاحب نے فرمایا کہ نہیں یہ رہے گا پھر میں نے کہا کہ اگر زندہ رہا اور تنگدستی رہی تو یہ بھی رنج ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا گھبرا مت ان شاء اللہ عمر اور نصیب کا اچھا ہوگا میری آنکھ کھل گئی دیکھا تو خواب تھا ایک ماہ سے ایام ماہواری بند ہیں حمل کی صورت معلوم ہوتی ہے۔

اگلے روز پھر دیکھا کہ وہی بزرگ صاحب تشریف لائے اور ایک بہت بڑا دریا ساتھ لے کر آئے اور فرمایا کہ اس دریا کو پی میں نے کہا کہ اس قدر بڑے دریا کو میں کیسے پی سکتی ہوں۔ فرمایا کہ نہیں پی سکتی ہے۔ لہٰذا ان کے فرمانے کے بموجب میں نے پینا شروع کیا دریا کو منہ لگا کر خوب سیر ہو چکی تو تھوڑا دریا باقی رہ گیا۔ بزرگ صاحب نے فرمایا کہ خیر۔

ارشاد: نہایت مبارک خواب ہے امید تو یہی ہے کہ دونوں بشارتیں ظہور کریں گی۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

گم شدہ مال واپس آنے کا عمل

عرض: ایک سیدانی بیوہ کی کل پونجی ۲۶ اشرفیاں تھیں جو کسی مخالف شخص نے نکال لیں کوئی ایسا تعویز مرحمت ہوجائے کہ جس کے حسب ارشاد دبانے یا لٹکانے سے جناب باری عزاسمہ اشرفیاں لے جانے والے کے دل میں ترحم پیدا کریں اور خود ہی اشرفیاں ڈال دے یا کسی اور صورت سے اس کی جمع پونجی اس کو واپس مل جائے۔

ارشاد: عملیات میں تو مجھ کو مہارت نہیں لیکن ایک طریقہ اکثر لوگوں کو بتلا دیا ہے اور کہیں کہیں کامیابی بھی ہوئی ہے اگر دل چاہے خواہ وہ سیدانی صاحبہ یا ان کے لیے کوئی صاحب کرلیں سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع میں یہ آیت ہے یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ الی قولہ تعالیٰ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ بوقت فرصت اول دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس کو ۱۱۹ بار مع اول سے آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ بتصور وجدان مفقود ایک ہفتہ تک پڑھیں اور دعا کریں۔ تدابیر سے بھی کام لیں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ (مکتوبات حسن العزیز ج ا ص ۲۶، ۲۷)

آسیب کا علاج

عرض: گھر کے لیے جو حضور نے تعویذ مرحمت فرمایا تھا یہ حال ہے کہ پہلے تو وہ آسیب مارتا تھا اور کو کھ دکھتی تھی بعد مرحمت تعویذ دور سے آنکھ نکال کر ڈراتا ہے صدمہ ڈر اس قدر ہے کہ ہر وقت خوف طاری رہتا ہے۔

ارشاد: مریضہ سے کہہ دیجئے کہ ایسے وقت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اس آسیب کی طرف کو دم کر دیا کرے۔ (ریاض الفوائد ص ۱۴)

کتب خانہ شانِ اسلام
راحت مارکیٹ اُردو بازار لاہور فون: 7351120
تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ایڈمن
محمد طلحہ نذیر
تالیفات حکیم الامت تھانویؒ
@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi